ان الصلوٰۃ تنهیٰ عن الفحشاء والمنکر

نماز جعفریہ

مُطابق فتاویٰ

حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ آقای الحاج میرزا حسن الحائری الاحقاقی مدظلہ کویت

مؤلف و مُرتّب

مولانا الحاج ناصر حسین صاحب نجفی

ناشر: مُبلّغِ اعظم اکیڈمی درسِ آلِ محمدؐ سرگودھا و فیصل آباد (پاکستان)

فون: ۵۰۵۴۱

Khalid

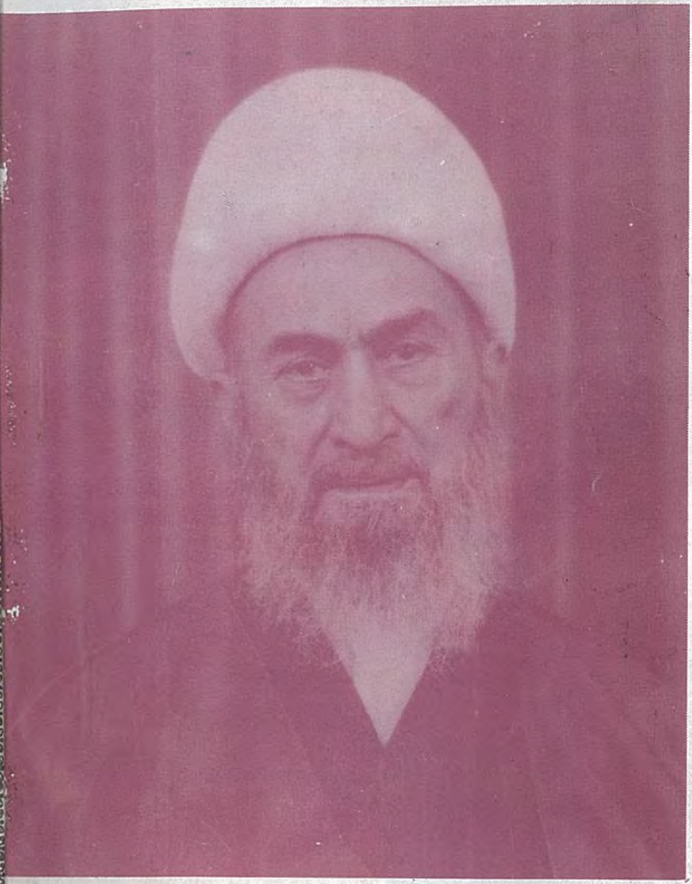

آیتہ اللہ العظمیٰ آقائے الحاج میرزا حسن الحائری مدظلہٗ کویت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نماز جعفریہ

مطابق فتاویٰ

حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ آغائی الحاج میرزا حسن الحائری الاحقاقی مدظلہ کویت

مرتب و مؤلف

مولانا الحاج ناصر حسین صاحب نجفی

(ناشر)

مبلغ اعظم اکیڈمی درس آلِ محمد سرگودھا روڈ فیصل آباد

فون نمبر ۵۰۵۴۱ پاکستان

سلسلہ اشاعت ۲۰

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں

نام کتاب　　نمازِ جعفریہ

مؤلف　　ناصر حسین نجفی

کتابت　　شریف قادری

طباعت　　اشرفی آفسٹ پریس

ناشر　　مبلغِ اعظم اکیڈمی

الأوحد
موقع الأوحد
Awhad.com

فہرست عناوین

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۱	پیش لفظ	۷
۲	کلمہ طیّبہ	۱۱
۳	اصولِ دین	۱۱
۴	فروعِ دین	۱۱
۵	احکامِ شیعیان	۱۶
۶	مقدّمہ	۱۸
۷	مجتہد یا فقیہ	۲۳
۸	مسائلِ تقلید	۲۴
۹	اقسامِ نجاسات	۲۷
۱۰	اقسامِ مطہرات	۳۷
۱۱	اغسالِ واجبہ	۳۷
۱۲	کیفیتِ غسل	۳۸
۱۳	احکامِ تیمّم	۴۰
۱۴	طریقِ تیمّم	۴۱

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۱۵	کیفیتِ وضُو	۴۴
۱۶	مکرُوہاتِ وضُو	۴۵
۱۷	مبطلاتِ وضُو	۴۵
۱۸	اذان	۴۶
۱۹	اقامت	۴۷
۲۰	واجب نمازیں	۴۸
۲۱	پنجگانہ نمازیں	۴۸
۲۲	نوافِل یومیہ	۴۹
۲۳	اوقات نماز ہائے یومیہ	۴۹
۲۴	واجباتِ نماز	۵۰
۲۵	مبطلاتِ نماز	۵۰
۲۶	نماز کا مفصّل طریقہ	۵۱
۲۷	سجدۂ سہو	۵۹
۲۸	نماز آیات	۶۱
۲۹	نماز آیات پڑھنے کا طریقہ	۶۲
۳۰	نمازِ میّت	۶۳

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۳۱	تلقینِ میّت	۶۶
۳۲	نمازِ جمعہ	۷۰
۳۳	نمازِ جُمعہ کا پہلا خُطبہ	۷۱
۳۴	نمازِ جُمعہ کا دُوسرا خُطبہ	۷۴
۳۵	نمازِ جُمعہ کی ترکیب	۷۷
۳۶	فِطرہ	۷۸
۳۷	نمازِ عیدالفطر	۸۰
۳۸	پہلا خُطبہ عیدالفطر	۸۲
۳۹	دُوسرا خُطبہ عیدالفطر	۸۴
۴۰	پہلا خُطبہ عیدالاضحیٰ	۸۵
۴۱	دُوسرا خُطبہ عیدالاضحیٰ	۸۸
۴۲	قُربانی	۹۰
	نکاح کا بیان	
۴۳	فضائلِ نکاح	۹۳
۴۴	کیفیتِ نکاح	۹۴
۴۵	خطبۂ نکاح	۹۵
۴۶	چند ضروری تعویذات	۹۹

پیش لفظ

تمام عبادات سے نماز کی اہمیّت اور فضیلت زیادہ ہے۔
اور بارگاہِ خداوندی کے تقرّب کے لئے نماز ہی سریع ترین وسیلہ ہے، نماز دین کا ستون ہے۔ جو شخص ترکِ نماز کو جائز سمجھتا ہے وہ کافر ہے اور جو شخص نماز کی ادائیگی میں سُستی کرے وہ کافر ہے۔

نماز کے بارے میں چند روایات درج ہیں:۔

- کتابِ مکارم میں حضرت رسولِ اکرمؐ سے منقول ہے کہ وہ عہد جو ہمارے اور مومنین کے درمیان ہے وہ نماز ہے اور جو شخص اس کو ترک کریگا وہ کافر ہے۔
- اصول کافی میں عبید بن زرارہ سے منقول ہے، کہا کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے گناہانِ کبیرہ کے بارے میں سوال کیا تو حضرتؑ نے فرمایا کہ کتابِ علی علیہ السّلام میں گناہانِ کبیرہ سات ہیں:۔

• خدا کا کافر ہونا • کسی کو قتل کرنا • عاقِ والدین • سُود خوری

• یتیم کا مال ناحق کھانا • جنگ کی حالت میں جہاد سے فرار کرنا

• اور بعد از ہجرت اعرابی ہونا۔

راوی کہتا ہے میں نے عرض کیا کہ یہی گناہانِ کبیرہ ہیں؟ تو حضرتؑ نے فرمایا ہاں! میں نے عرض کیا کہ ایک درہم یتیم کا ناحق مال کھانا بڑا گناہ ہے یا ترکِ نماز؟ تو حضرت نے فرمایا کہ ترکِ نماز۔ میں نے عرض کیا کہ پھر آپ نے نماز کو گناہانِ کبیرہ میں شمار کیوں نہیں فرمایا؟ تو حضرتؑ نے فرمایا کہ میں نے سب سے پہلے کیا کہا تھا کہ خدا کا کافر ہونا ترکِ نماز وہی خدا کا کافر ہونا ہے۔

• حضورِ اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا کہ میری اُمّت میں سے جس شخص نے بھی نماز کو ترک کیا اس کا مال حرام ہے، اس کا کھانا حرام ہے، پینا اس کا حرام ہے، اس کے ساتھ نشست برخاست حرام ہے۔ اگر وہ مریض ہو جائے تو اس کی عیادت کو نہ جائیں اور اگر وہ مر جائے تو اس کے جنازہ کے ساتھ نہ جائیں اور اس کی قبر کے نزدیک نہ ہوں توراۃ، انجیل، زبور اور قرآن میں تارکِ نماز ملعون ہے

لہٰذا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے کہ خود بھی نماز پڑھے اور اپنی اولاد کو بھی بچپن سے نماز کی تربیت دے۔

"مبلغ اعظم اکیڈمی" کی خدمات قوم کے سامنے ہیں اور ہم قوم کے شکر گذار ہیں کہ انہوں نے ہماری حوصلہ افزائی بھی فرمائی۔ حتیٰ کہ اکثر مومنین نے خواہش کی کہ ادارہ کی طرف سے نماز کا رسالہ بھی شائع ہونا چاہیئے۔ لہٰذا ہم بالکل قلیل مدت میں اس کتاب کو مطابق فتاویٰ حضرت آیتہ اللہ العظمیٰ آقای الحاج میرزا حسن الاحقاقی متع اللہ المومنین بطول بقائہٖ مرتب کر کے مقلدین آیتہ اللہ احقاقی مدظلہ کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ اُمید ہے مومنین اس سے بخوبی استفادہ فرمائیں گے اور ہمیں دعاؤں سے نوازیں گے۔

مقلدین آیتہ اللہ احقاقی مدظلہ کو خوشخبری

نماز کے فوراً بعد ہم آیتہ اللہ احقاقی مدظلہ کا رسالہ توضیح المسائل بھی اُردو میں مومنین کے اصرار پر عنقریب شائع کر رہے ہیں جس کا اُردو ترجمہ آخری مراحل میں ہے۔ انشاءاللہ آپکو زیادہ انتظار کی زحمت نہیں کرنی پڑے گی

خادم الشریعہ
ناصر حسین نجفی
۲، ربیع الاول ۱۴۰۲ھ

کلمۂ طیبہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ عَلِیٌّ
وَلِیُّ اللّٰهِ وَصِیُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَخَلِیْفَتُهٗ بِلَا فَصْلٍ

اصولِ دین

اصولِ دین میں تقلید قطعاً نا جائز ہے، بلکہ ہر مکلّف پر لازم ہے کہ قرآن مجید کی آیات، آئمہ معصومین علیہم السّلام کی روایات اور عقل سلیم کی مدد کے ساتھ اصولِ دین پر یقین کرے۔

اصولِ دین پانچ ہیں:-

۱۔ توحید ۔ ۲۔ عدل ۔ ۳۔ نبوّت ۔ ۴۔ امامت ۔ ۵۔ قیامت

فروعِ دین

۱۔ نماز ۔ ۲۔ روزہ ۔ ۳۔ حج ۔ ۴۔ زکواۃ ۔ ۵۔ خمس ۔
۶۔ جہاد ۔ ۷۔ تولّا ۔ ۸۔ تبرّا ۔ ۹۔ امر بالمعروف ۔ ۱۰۔ نہی عن المنکر

اسلام کے تین اصولوں توحید، نبوّت اور قیامت پر تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے اور جو شخص ان میں سے کسی ایک کا بھی انکار کر دے یا ان میں شک یا تردّد کرے وہ کافر، نجس اور ملّتِ اسلامیہ سے خارج ہے اور اگر وہ اسی عقیدہ پر مر جائے تو وہ ہمیشہ آتشِ دوزخ میں رہے گا۔

عدل اور امامت مذہبِ شیعہ کے اصول سے ہیں، اور ایمان کی شرائط میں سے ہیں۔ جو شخص ان کا انکار کرے اگرچہ وہ ظاہراً مسلمان ہے لیکن درحقیقت وہ مذہبِ شیعہ اثنا عشری سے خارج اور نعمتِ ایمان سے بے بہرہ ہے۔

توحید:۔ ہر عاقل و بالغ پر واجب ہے کہ واضح و روشن دلائل سے یقین کرلے کہ خداوند تعالیٰ تمام جہانوں کا خالق ہے جو موجود ہے۔ یعنی جو دنیا میں بیشمار حیرت انگیز موجودات ہیں ان کا کوئی پیدا کرنے والا ہے۔

عدل:۔ ہمارے شیعہ کے اصولِ دین اور شرائطِ ایمان میں سے ایک عدل ہے۔ ہر شخص پر یہ اعتقاد رکھنا واجب ہے کہ خداوندِ متعال عادل ہے اور وہ کسی پر ظلم و جور روا نہیں رکھتا ہے۔

عدالت کا معنی یہ ہے کہ ہر صاحبِ عمل کو اس کے عمل کے مطابق جزا ملے۔ اِنْ خَیْرًا فَخَیْرٌ وَ اِنْ شَرًّا فَشَرٌّ کہ جس کا جو مقام ہے اسے وہی مقام دینا عدل ہے۔

نبوّت:۔ نبوّت اصولِ دین میں سے ہے اور اس کا منکر کافر اور نجس العین ہے۔ ہر عاقل و بالغ مسلمان پر واجب ہے کہ وہ اس پر اعتقاد رکھے کہ تمام پیغمبر خدا اور مخلوق کے درمیان واسطہ اور وسیلہ ہیں۔ ان کے پہلے حضرت آدمؑ اور آخری حضرت **محمد** بن عبداللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ یہ عقیدہ بھی لازمی ہے کہ حضرت محمدؐ بن عبداللہ پیغمبرِ خدا، خاتم الانبیاء و مرسلین ہیں ان کے بعد کوئی پیغمبر مبعوث نہیں ہوگا۔ جو بھی اس قسم کا دعویٰ کریگا وہ کافر اور کاذب ہے۔ خداوند عالم نے سرکار رسالتمآبؐ کو مخلوق کی ہدایت کے لئے برگزیدہ فرمایا ہے اور ہر شخص پر ان کی اطاعت اور فرمانبرداری واجب ہے، اور یہ خدا و مخلوق کے درمیان واسطہ ہیں اور ان کو ابتدائے آفرینش سے معصوم اور پاک و پاکیزہ بنا کر بھیجا ہے اور یہ اعلم موجودات، اشرف کائنات اور اکمل مخلوقات ہیں۔

امامت:۔ اصولِ دین میں سے ایک امامت ہے

ہر شخص پر واجب ہے کہ بارہ اماموں کی امامت، ولایت اور وجوب اطاعت پر اعتقاد رکھے۔ پہلے حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام اور ان کے آخری حضرت قائم آلِ محمدؐ حجۃ بن الحسن العسکری ارواحنا فداہ وعجل اللہ تعالیٰ فرجہٗ ہیں۔ جو ان پر ایمان نہیں رکھتا درحقیقت وہ صراط مستقیم سے منحرف ہے۔

اسمائے گرامی آئمہ معصومین علیہم السلام

۱۔ حضرت امام علی علیہ السلام
۲۔ حضرت امام حسن علیہ السلام
۳۔ حضرت امام حسین علیہ السلام
۴۔ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام
۵۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام
۶۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام
۷۔ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام
۸۔ حضرت امام علی رضا علیہ السلام
۹۔ حضرت امام محمد تقی علیہ السلام
۱۰۔ حضرت امام علی نقی علیہ السلام
۱۱۔ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام
۱۲۔ حضرت امام مہدی آخر الزمان (عج)

قیامت:۔ اصولِ پنجگانہ میں سے پانچواں اصول قیامت ہے۔

ہر فرد پر لازم و واجب ہے کہ وہ یقین رکھے کہ ہر انسان

قیامت کے دن اسی محسوس و ملموس بدن سے محشور ہو گا، جو آنکھ سے دیکھا جاتا ہے اور ہاتھ سے چھوا جاتا ہے، لیکن کثافتوں اور عوارض دنیا سے پاک و منزّہ ہونیکے بعد، جو شخص یہ عقیدہ نہیں رکھتا وہ کافر اور نجس العین ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

احکامِ شیعیان

مخفی نہ رہے کہ ہم نے بعض نکتہ سنج دوستوں کی خواہش پر عملیہ ہذا میں اقویٰ و اظہر اور اَولیٰ و اَشہر وغیرہ جیسے کلمات ذکر نہیں کئے ہیں اور اس کی وجہ دوستوں کی اصطلاحاتِ فقہیہ سے ناآشنائی کی وجہ سے سرگردانی ہے۔ چنانچہ اُنھوں نے تقاضا کیا کہ صرف اُن فتاویٰ ہی کو نقل کیا جائے جن پر عمل کیا جا سکے۔ چونکہ اس قسم کے کلمات فنّی کتابوں میں استعمال ہوتے ہیں نہ کہ رسالۂ عملیہ میں جسے مقلّد لوگ پڑھتے ہیں۔

البتہ میں نے پھر بھی بعض مسائل میں لفظِ "احتیاط" کو ترک نہیں کیا تاکہ بعض وجوب یا استحباب کے مواقع پر احتیاط پر بھی عمل کیا جا سکے جیسا کہ حضرت امیر المومنین علی علیہ السّلام فرماتے ہیں:

یا کمیل اخوك دینك فاحتط لدینك

کہ اے کمیل! دین کو لازم پکڑ اور تو اس میں احتیاط کر۔

یہ صحیح ہے کہ بعض مواقع پر احتیاط پر عمل کرنے سے کچھ زحمت ہوتی ہے۔ لیکن اطمینانِ قلب کے لئے یہ طریقہ شائستہ ہے۔ چنانچہ اس باب میں بہت سی احادیث و روایات وارد ہیں۔

احقاقی

مقدّمہ

چونکہ احکام شرعیہ فرعیہ (عبادات و معاملات) اور اسی طرح احکام پنجگانہ (واجب، مستحب، حرام، مکروہ، مباح) کی تشخیص اور عبادات و معاملات کے صحت و بطلان کو جاننے میں عقل بشر کو استقلال نہیں ہے بلکہ عقل کے علاوہ دوسرے سرچشمے مثلاً قرآن کریم اور اخبار و آثار منقول از حضرت رسول اکرمؐ اور آئمہ اطہارؑ وغیرہ بھی لازم ہیں۔ نیز معانی قرآن اور اخبار کا سمجھنا اور غیر صحیح سے صحیح اخبار کی تشخیص کرنا اور علم فقہ اور اس کے مقدمات و شرائط پر احاطہ اور معرفت کامل حاصل کرنا ہر کس کو میسر نہیں ہے بلکہ اس کے لئے علوم دین، قواعد اسلام اور قوانین مذہب سے پوری واقفیت ضروری ہے

بنابریں ہر فرد پر لازم ہے کہ یا تو خود ان مراحل کو طے کرے اور اتنا علم حاصل کرے کہ جس کے ذریعے احکام شرع کے تمام مسائل و جزئیات پر آگاہ ہو سکے اور اپنے حلال و حرام کے مسائل کو شریعت کے سرچشموں سے بطریق استدلال حاصل کر سکے

اور اگر وہ اس پر قادر نہ ہو تو پھر وہ ان لوگوں کی طرف رجوع کرے جنہوں نے اس راہ میں زحمتیں اُٹھا کر اور مشقتیں برداشت کر کے اس بلند مقام کو پایا ہے اور ان سے مسائل پوچھے، یاد کرے اور ان کے کہنے پر عمل کرے۔

خداوندِ عالم قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ:۔

فاسئلوا اهل الذكر ان كنتم لا تعلمون (انبیاء آیت ۷)

یعنی اگر تم نہیں جانتے تو علماء و دانشمندوں سے سوال کرو۔

چنانچہ ہمارے دین کے درجۂ اول کے علماء و دانشمند حضرت رسولِ اکرمؐ اور آئمہ اطہارؑ ہیں۔ حضرت امام محمد باقرؑ اور حضرت

مگر حضرت ولیٔ عصر ارواحنا فداہ کے ایامِ غیبت میں چونکہ ہماری ان تک رسائی نہیں ہے لہٰذا چاہیئے کہ ہم ایسے اشخاص کی طرف رجوع کریں جو ان (امام زمانہؑ) کے علوم و آثار کے حامل اور ناقل ہیں اور اصطلاح میں نائبِ امامؑ کہلاتے ہیں۔ اور یہ علمائے دین اور فقہائے عالیقدر شیعہ ہیں جنہوں نے ہر زمانہ میں علوم آلِ محمدؐ اور احکام شرعِ مقدس شیعوں تک پہنچائے ہیں۔ اور ہر دور میں

علوم و معارفِ اسلام کو حاصل کر کے طلب گاروں تک پہنچایا ہے۔ تا اینکہ حضرت امام زمان حجّۃ بن الحسن العسکری عجّل اللہ تعالیٰ فرجہ و ارواحنا فداہ کو ظاہر کرنے کے ساتھ دنیا کو ان کے نورِ علم اور جمال سے منوّر کرے گا۔

امام جعفر صادق علیہ السّلام سے اس آیت کی تفسیر میں وارد ہے اُنہوں نے فرمایا کہ ذکر سے مراد قرآن کریم ہے۔ اہلِ ذکر سے مُراد ہم آلِ محمدؐ ہیں۔

یہ بات واضح ہے کہ درجۂ اجتہاد تک پہنچنا، تمام آیات و روایات کو سمجھ کر اس کا احاطہ کرنا ہر کس کے لئے ممکن نہیں پس لازم ہے کہ ایک گروہ اپنی پوری کوشش اور کامل جدّ و جہد سے ان مسائل اور مسلمانوں کے وظائفِ شرعیہ کو قرآن مجید اور روایاتِ اہل بیتِ اطہارؑ سے حاصل کر کے لوگوں تک پہنچائے۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے:۔ فلولا نفر من کلّ فرقۃٍ طائفۃٌ لیتفقّھوا فی الدّین ولینذروا قومھم اذا رجعوا الیھم لعلّھم یحذرون۔

یعنی کیوں ہر ایک طائفہ سے ایک گروہ علم سیکھنے کے لئے تیار نہیں ہوتا، تاکہ وہ علم جو انہوں نے سیکھا ہے آکر اپنی قوم کو بتلائیں شاید وہ قوم خدا کی نافرمانی سے ڈر جائے۔

عمر بن حنظلہ سے مروی ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام فرماتے ہیں :-

انظروا الی رجلٍ منکم روی حدیثنا و نظر فی حلالنا وحرامنا وعرف احکامنا فارضوا بہ حکمًا فانّی قد جعلتہ علیکم حاکمًا و اذا حکم بحکمنا فلم یقبل منہ فکانّما بحکم اللہ استخفّ و علینا ردّ والرّاد علینا الرّاد علی اللہ وھو علی حدّ الشّرک ۔

ترجمہ :- یعنی وہ آدمی جو ہماری احادیث کو روایت کرتا ہے ہمارے حلال وحرام کو جانتا ہے اور ہمارے احکام کو پہچانتا ہے ، اس شخص کی پیروی کرو ، اس کے حکم پر راضی ہو۔ اس لئے کہ میں نے اس کو تمہارا حاکم قرار دیا ہے ۔ اور جب وہ ہمارے حکم کے مطابق فیصلہ کرے اور اسے قبول نہ کیا جائے گویا کہ اس نے حکم خدا کی اہانت کی ہے اور ہمارے قول کو رد کیا ہے ۔ اور جس نے ہمارے قول کو رد کیا گویا اس نے خدا کے قول کو رد کیا اور یہ بھی حدِ شرک میں ہے ۔

نیز توقیع شریف میں حضرت ولیِٔ عصر امام زمان ارواحنا فداہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا :-

امّا الحوادث الواقعۃ فارجعوا فیھا الی رواۃ

احادیثنا فانہم حجتی علیکم وانا حجۃ اللہ۔

یعنی وہ مسائل جو تمہیں پیش آئیں پس تم ہمارے احادیث کے ناقلین (فقہاء و مجتہدین) کی طرف رجوع کرو۔ کیونکہ وہ تم پر ہماری حجت ہیں اور ہم حجتِ خدا ہیں۔

اور احتجاج طبرسی میں تفسیر حضرت امام حسن عسکری علیہ السّلام سے ایک حدیثِ طویل کے ذیل میں نقل ہے کہ حضرت نے فرمایا:۔

فامّا من کان من الفقہاء صائناً لنفسہ حافظاً لدینہ مخالفاً علی ہواہ مطیعاً لامر مولاہ فللعوام ان یقلّدوہ۔

یعنی مجتہدین میں سے جو لوگ اپنے نفس کو بچاتے ہیں، دین کی حفاظت کرتے ہیں۔ ہوا و ہوس کی مخالفت کرتے ہیں اور اپنے مولا کے حکم کی اطاعت کرتے ہیں۔ پس عوام کو چاہیئے کہ (امورِ دین میں) ان کی تقلید کریں۔

بنا بریں جو لوگ درجۂ اجتہاد پر نہیں پہنچے ان پر لازم ہے کہ وہ جامع الشرائط فقہاء مجتہدین جو عادل اور پرہیزگار اور ناقلِ معارفِ قرآن و آثارِ اہل بیتِ اطہار ہیں کی تقلید اور پیروی کریں اور ان کے قول کو حجت سمجھیں۔

مجتہد یا فقیہ

مجتہد یا فقیہ انہیں کہتے ہیں جو علم و دانش کی اس حد تک پہنچے ہوئے ہوں کہ احکام و مسائل شرعیہ کا مفصل دلائل سے استنباط و ادراک کر سکیں اور فروع کو اصول کی طرف لوٹا کر حکم واقعی تک پہنچ سکیں۔ پس بغیر قواعد و اصول مفصلہ کے جاننے کے بعض کتب اخبار کے ذریعہ سے جزئی آشنائی یا کچھ اصطلاحات کا جان لینا کفایت نہیں کرتا۔

مقلّد

وہ آدمی جو درجۂ اجتہاد پر نہ پہنچا ہوا ہو اور اصول و قواعد کو مربوط کر کے منابع اصلی سے احکام کو استنباط کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو اس کو عامی کہتے ہیں۔ ایسے شخص کے لئے جیسا کہ ہم بیان کریں گے اگر ممکن ہو سکے تو احتیاط پر عمل کرے ورنہ کسی جامع الشرائط مجتہد کی تقلید کرے۔ اس صورت میں اس کو مقلّد کہتے ہیں۔

مسائلِ تقلید

۱۔ اصولِ دین میں تقلید جائز نہیں ہے۔ جیسا کہ ہم نے پہلے کہا ہے کہ ہر مکلّف پر واجب ہے کہ اصولِ دین یعنی (توحید عدل، نبوّت، امامت، قیامت) پر عقلی دلائل کے ساتھ اعتقاد اور یقین رکھے۔ اگرچہ وہ دلائل نہایت سادہ اور مختصر ہوں۔

۲۔ مسائل بدیہی و یقینی میں اگرچہ وہ فروعِ دین سے ہوں تقلید جائز نہیں ہے۔

(۱) مسائل بدیہی :۔ ان مسائل کو کہتے ہیں جو شہرت کی حد تک پہنچے ہوئے ہوں اور تمام لوگوں کے لئے روشن و واضح ہوں

اور ان کا ایک شخص بھی انکار کرنے والا نہ ہو۔ مثلاً نمازہائے پنجگانہ (صبح و ظہر و عصر و مغرب و عشاء) کا واجب ہونا اور ماہِ رمضان کے روزے ، ادائیگی خمس اور زکوٰۃ وغیرہ کہ ان کا واجب ہونا تمام مسلمانوں کے لئے واضحات میں سے ہے۔

(ب) **مسائل یقینی**:۔ وہ مسائل ہیں جو حدِ شہرت تک نہ پہنچے ہوئے ہوں۔ لیکن بعض اشخاص کے لئے موردِ یقین ہوں مثلاً ایک شخص ازراہِ شریعت ایک عمل کے واجب ہونے یا حرام ہونے پر یقین کرے۔ اس صورت میں وہ بغیر تقلید کے اپنے یقین پر عمل کرے۔

۳۔ ان دو صورتوں (اصولِ دین اور مسائل بدیہی و یقینی) کے علاوہ ہر غیر مجتہد مکلّف پر لازم اور واجب ہے کہ وہ یا تو احتیاط پہ عمل کرے یا جامع الشرائط مجتہد کی تقلید کرے۔

۴۔ **تقلید**:۔ احکام شرعی و فرعی میں گفتۂ مجتہد کو بغیر دلیل و برہان کے قبول کرنا ہے۔

۵۔ **کیفیّتِ تقلید**:۔ تقلید ایک قلبی عمل ہے اور کافی ہے کہ مکلّف اپنے دل سے یہ کہے کہ میں نے احکام شرعی

فرعی میں فلاں مجتہد کی تقلید کی ہے (یعنی میں نے اپنے اوپر واجب کرلیا ہے کہ فرمودہٴ مجتہد پر عمل کروں گا) ضرورت کے وقت اور مسائل کے پیش آنے کے وقت یا تو اپنے مجتہد سے خود سوال کرے یا نمائندہ مجتہد کے کہنے پر عمل کرے یا ان کے رسالہ سے استفادہ کرے۔

۶۔ ہر مکلّف پر واجب ہے کہ یا تو خود مجتہد ہو یا احتیاط پر عمل کرے یا زندہ جامع الشرائط مجتہد کی تقلید کرے۔

۷۔ مکلّف اُس وقت احتیاط پر عمل کرسکتا ہے جب وہ احتیاط پر عمل کرنے کے راستہ کو جانتا ہو۔

۸۔ احتیاط پر عمل اور اس کی پہچان کا طریقہ مشکل ہے۔ مثلاً ایک شخص یہ نہیں جانتا کہ فلاں سفر میں اس کا وظیفہ نماز کا قصر کرنا ہے یا پوری نماز پڑھنا ہے۔ وہ جب بھی احتیاط پر عمل کرنا چاہے تو اس پہ لازم ہے کہ وہ نماز قصر بھی پڑھے اور پوری بھی پڑھے اسی طرح ماہ رمضان المبارک میں روزہ بھی رکھے اور رمضان کے بعد ان روزوں کی قضا بھی کرے۔

۹۔ اگر غیر مجتہد شخص احتیاط پر بھی عمل نہ کرے اور کسی مجتہد کی تقلید بھی نہ کرے تو اس کا عمل باطل ہے۔

۱۰۔ جو شخص حدِ بلوغ[1] تک پہنچ جائے خواہ وہ مرد ہو یا عورت، واجب ہے کہ اپنے مسائل شرعیہ کو سیکھے اور واجبات و محرّمات کو تشخیص دے اور طریقِ معاملات کی از روئے شرع اطہر معرفت حاصل کرے۔ ان مسائل سے واقف ہونا اگرچہ بطریقِ اختصار ہی کیوں نہ ہو ہر مکلّف پر لازم ہے۔

۱۱۔ اسی طرح واجب ہے کہ وہ مسائل جو مربوط بہ شک و سہو ہیں ان کو بھی سیکھے۔ مگر یہ کہ یقین کرے کہ نماز میں شک و سہو اس سے سرزد نہیں ہوں گے۔

۱۲۔ وہ مجتہد جو فوت ہو گیا ہو اور زندہ نہیں ہے اس کی تقلید جائز نہیں ہے۔

۱۳۔ اگر ایک شخص زندہ مجتہد کی تقلید کرتا تھا اور وہ مجتہد فوت ہو گیا لازم ہے کہ وہ شخص دوسرے زندہ مجتہد کی تقلید کرے۔ اگر اس جیسا مجتہد نہ مل سکے تو اس صورت میں زندہ مجتہد کو تلاش کرنے تک جائز ہے کہ مجتہد میّت کی تقلید پہ باقی رہے۔

[1] مردوں کی شرعی حدِ بلوغ پندرہ سال پورے ہونا اور سولہویں سال میں داخل ہونا ہے اور عورتوں کی شرعی حدِ بلوغ نو سال پورے ہونا اور دسویں سال میں داخل ہونا ہے۔

۱۴۔ تقلید صرف واجبات و محرمات میں ہی نہیں ہے بلکہ مستحبات اور مکروہات میں بھی تقلید کرنا واجب ہے۔

ہم اس مقام پہ احکام خمسہ (واجب، مستحب، حرام مکروہ، مباح کو مختصر طور پہ بیان کرتے ہیں:۔

واجب:۔ وہ ہے کہ خداوندِ متعال اس پہ عمل کرنے کا حکم فرمائے اور اس کا انجام نہ دینا گناہ اور مواخذہ الٰہی کا موجب ہو مثلاً نماز ہائے یومیہ پنجگانہ۔

مستحب:۔ اس کا انجام دینا بہتر اور موجبِ خوشنودی خداوند عالم ہے مثلاً نمازِ شب یعنی تہجد کا بجالانا۔

حرام:۔ خداوندِ عالم نے اسکے انجام دینے کی نہی فرمائی ہو اور اس کا انجام دینا موجبِ عذاب اور غضبِ الٰہی ہے۔ مثلاً جھوٹ بولنا اور شراب پینا۔

مکروہ:۔ اس کا انجام دینا اچھا نہیں ہے، اور بارگاہِ خداوندی سے دوری کا سبب ہے مثلاً نماز واجب کو بغیر عذرِ شرعی کے فضیلت کے وقت سے تاخیر میں پڑھنا۔

مباح:۔ یعنی اس کا انجام دینا یا نہ دینا فرق نہ رکھتا ہو مثلاً اعمال معمولی و عرفی۔

۱۵۔ ایک مجتہد سے دوسرے مجتہد کی طرف رجوع کرنا جائز نہیں ہے
مگر اس وقت جب اس کے لئے پہلے مجتہد کا فسق یا عدم
لیاقت شرعاً ثابت ہو جائے۔

۱۶۔ جب مقلّد کو یہ یقین ہو جائے کہ مجتہد نے فلاں مسئلہ میں خطاو
غلطی کی ہے تو اس مسئلہ پہ اس مجتہد کی تقلید جائز نہیں ہوگی

۱۷۔ مقلّد ابتدا میں دو یا تین یا اس سے زیادہ مجتہدین کی تقلید
کر سکتا ہے۔ مثلاً مسائلِ نماز میں ایک مجتہد کی تقلید، مسائلِ
حج میں دوسرے مجتہد کی تقلید اور باقی مسائل میں تیسرے
مجتہد کی تقلید۔ اس عمل کو اصطلاح میں "تبعیض در تقلید"
کہتے ہیں۔

۱۸۔ جس مجتہد کی تقلید کی جائے وہ مندرجہ ذیل شرائط کا حامل ہو

(ا) **بلوغ**:۔ یعنی پندرہ سال پورے کر کے سولہویں سال
میں داخل ہو چکا ہو۔

(ب) **عقل**:۔ یعنی دیوانہ، سفیہ اور احمق نہ ہو۔

(ج) **ذکوریت**:۔ یعنی جس مجتہد کی تقلید کی جائے وہ مرد
ہونا چاہیئے۔ عورت اور خنثی کی تقلید جائز نہیں ہے۔

(د) **ایمان**:۔ یعنی مسلمان، اثناء عشری اور موالی اور

محمدؐ و آلِ محمدؐ کا حقیقی دوست ہو۔ اور کافر و مخالف وغیر اثناء عشری اور اہلبیتؑ اطہار کے حق میں تقصیر کرنے والے کی تقلید جائز نہیں ہے۔

(ھ) **عدالت:۔** ایسا پرہیزگار ہو کہ تمام واجبات پر عمل کرے اور تمام محرمات سے دُوری اختیار کرے۔ حتیٰ کہ مستحبات پر عمل اور مکروہات سے دُوری کو بھی نظر میں رکھتا ہو اور لغو اور بیہودہ کاموں سے روگردانی کرے خصوصاً ولایت و محبّت اور فضائل و مناقب اہلبیتؑ اطہار کے اقرار میں ثابت قدم ہو۔ اور وہ حقوق اور درجاتِ عالیہ جو خداوند عالم نے ان کے لئے متعیّن فرمائے ہیں ان کا انکار نہ کرے اور ان کے دشمنوں، مخالفوں اور مقصّروں سے تبرّیٰ و بیزاری کرے۔

(و) **حیوۃ:۔** یعنی وہ مجتہد جس کی تقلید کی جائے وہ زندہ ہو اور مُردہ مجتہد کی ابتداء میں تقلید کرنا جائز نہیں ہے۔

(ز) **مجتہد مطلق ہو:۔** یعنی اکثر احکام شرعیہ کی اس کے چشموں سے استنباط کی قدرت رکھتا ہو۔ اور جو ایک مسئلہ یا چند مسائل میں قوتِ استنباط رکھتا ہو اسکی تقلید جائز نہیں ہے۔

(ح) **طہارت مولد:۔** یعنی ولد الزّنا نہ ہو۔

۱۹۔ جس شخص میں بھی مندرجہ بالا شرائط پائی جائیں اس کو "مجتہد جامع الشرائط" کہتے ہیں۔ اور ایسا شخص اس لائق ہے کہ مومنین اس کی تقلید کریں اور اپنے مسائل شرعی میں اس کی طرف رجوع کریں۔

۲۰۔ وہ آیات اور روایات جو خصوصاً مجتہدین کے بارے میں ہمارے پاس ہیں ان میں سے ایک آیت اور روایت بھی مجتہد اعلم کی تقلید کے وجوب پر دلالت نہیں کرتی ہے مثلاً خداوند متعال فرماتا ہے "فاسئلوا اھل الذکر" یعنی اہل ذکر (عصر حاضر کے مجتہدین) سے سوال کرو۔ یہ نہیں فرمایا کہ اعلم اہل ذکر سے سوال کرو۔

اور امام علیہ السلام فرماتے ہیں "انظروا الی رجل قد روی حدیثنا" وہ لوگ جو ہماری احادیث بیان کرتے ہیں ان کی اتباع و پیروی کرو، یہ نہیں فرمایا کہ اعلم لوگوں کی جو ہماری احادیث بیان کرتے ہیں پیروی کرو۔

نیز فرمایا ہے کہ "فارجعوا الی رواۃ احادیثنا" یعنی اپنے مسائل میں ہمارے حدیث کے راویوں کی طرف رجوع کرو۔ لیکن یہ نہیں فرمایا کہ اعلم روایت کنندگان کی

طرف رجوع کرو۔ اور اسی طرح تمام آیات و روایات جو اس موضوع میں ہمارے پاس موجود ہیں ان میں سے ایک آیت اور حدیث بھی تقلید اعلم کے وجوب میں نظر نہیں آتی۔

۲۱۔ بنا براین تقلید اعلم واجب نہیں ہے۔ اور اس مجتہد کی شناخت جو جامع الشرائط اور عالم باعمل ہو، اس زمانہ میں دشوار ترین کام ہے اور جس شخص نے بھی ایسے مجتہد کی شناخت کر لی وہ خداوند عالم کا شکر ادا کرے کہ خدا نے اس کو بہت بڑی نعمت عطا فرمائی ہے۔

۲۲۔ مجتہد اعلم کو تلاش کرنے کی جدوجہد بھی مکلّف پر واجب نہیں ہے بلکہ اگر ایک مجتہد جامع الشرائط کی تقلید بھی کر لی تو اس سے وہ تکلیف ساقط ہو جائے گی۔

۲۳۔ اگر دو یا کئی مجتہدین میں سے کسی ایک مجتہد کی تمام مسائل میں اعلمیت ثابت ہو جائے تو اس مقام پر محض اطمینانِ قلب کیلئے تقلید اعلم بہتر ہے۔

۲۴۔ جب دو مجتہد پہلا اعلم (تمام مسائلِ فقہ میں عالم تر) ہو اور دوسرا اتقیٰ (پرہیزگار تر) ہو تو دوسرے مجتہد کی تقلید بہتر ہے یعنی اتقیٰ مجتہد کی تقلید کرے گا اور مجتہدِ اعلم سے صرفِ نظر کرے گا۔

۲۵۔ اگر دو مجتہد جامع الشرائط، پہلا مراتب و مقاماتِ مقدسہ محمدؐ و آلِ محمدؐ علیہم السّلام میں عارف تر اور بصیر تر ہو۔ اور دوسرا احکامِ شرعیّہ میں عالم تر ہو تو اس مجتہد جامع الشرائط کی تقلید کرنا بہتر ہے جو مراتب و مقامات اہلِ بیتؑ اطہار میں بصیر تر ہو۔

۲۶۔ غالی اور قالی مجتہد اگرچہ وہ اعلم ہی کیوں نہ ہو اس کی تقلید جائز نہیں ہے۔

توضیح ۱: **غالی**: اس کو کہتے ہیں جس نے چہاردہ معصومینؑ کے بارے میں غلو کیا ہو اور اُن کو درجۂ الوہیّت تک پہنچا دیا ہو یا جس نے ان کو خدا کا شریک قرار دیا ہو۔

قالی: وہ شخص ہے جو چہاردہ معصومینؑ کو وہ درجات جو خداوند قدوس نے ان کے لئے مقرر فرمائے ہیں (علم لدُنّی و احاطی، عصمت، طہارت وغیرہ) ان سے کمتر جانے اور سمجھے۔ مثلاً چہاردہ معصومینؑ کے احاطہ میں تمام اُمور و علوم، عصمت و طہارت اور ان کی ظاہری و باطنی پاکیزگی میں شک کرتا ہو یا خدا نہ کرے وہ ان امور کا انکار کرے۔

توضیح ۲: غالی اور قالی دونوں گمراہ اور صراطِ مستقیم اور راہِ نجات

سے منحرف ہیں۔

۲۷۔ ایک مجتہد کا اجتہاد مقلّد کے لئے تین طریقوں سے ثابت ہوتا ہے۔

(ا) **اختبار**: یعنی اس مجتہد سے ایک مدّت آمد و رفت و نزدیکی ارتباط رکھتا ہو۔ اور اس وجہ سے اس کے مجتہد ہونے کا یقین کرے۔ البتہ اس شرط کے ساتھ کہ وہ شخص مجتہد و غیر مجتہد کی تشخیص کی قدرت رکھتا ہو۔

(ب) دو عادل و عارف اور مطلع افراد کی شہادت کہ وہ اس مجتہد کے اجتہاد کی تصدیق کریں۔ اگرچہ اس زمانہ میں اس قسم کے دو عادل افراد کا تلاش کرنا دشوار ہے۔

(ج) **شیاع و تواتر**: یعنی اس کا مجتہد ہونا بہت زیادہ لوگوں کے درمیان شہرت رکھتا ہو۔ البتہ ان لوگوں کے نزدیک جو اہلِ فضل و کمال ہوں اور اغراضِ شخصی و اتباعِ ہوا و ہوس سے دور رہوں۔ لیکن متأسفانہ اس زمانے میں ایسے افراد کا ملنا دشوار ہی نہیں بلکہ دشوار تر ہے۔

۲۸۔ اگر ایک عالم و عادل آدمی بھی ایک مجتہد کے اجتہاد کی شہادت دے اور اس کی شہادت کی وجہ سے اطمینانِ کامل حاصل ہو

جائے تو کافی ہو گا۔

۲۹۔ اس مادّی اور فتنہ فساد سے بھرپور زمانے میں، اس مجتہد کی عقائدِ شرعیہ کی صحت، پرہیز اور مادیات اور اُمورِ دُنیوی سے دُوری کو زیادہ اہمیت دینی چاہیئے۔ یعنی اس امر کی طرف زیادہ توجّہ دے کہ مجتہد اُمورِ دُنیا، جمع آوریٔ اموال اور کسبِ شُہرت میں حریص نہ ہو، اور خواہشاتِ نفسانی کی پیروی نہ کرے خصوصًا لوگوں کی عدم موجودگی میں ان کی غیبت و بدگوئی خصوصًا اہلِ ایمان و شیعیانِ اثنا عشری اور محبّانِ اہلبیتؑ عصمت علیہم السلام کی غیبت و بدگوئی سے پرہیز کرے۔

۳۰۔ اور اسی طرح اُن اشخاص کی ایمانداری، سچائی اور دُرستی پر بھی نظر رکھنی چاہیئے جو کسی مجتہد کے اجتہاد کی گواہی دیں، چنانچہ اس سلسلے میں ہر شاہد کی گواہی کو قبول نہیں کرنا چاہیئے۔ کیونکہ اس دَور میں اکثر لوگ حتّٰی کہ بعض اہلِ فضل بھی نفس کے غلام اور زر پرست ہو گئے ہیں۔

۳۱۔ اس زمانے میں مجتہد کی شناخت کا بہترین طریقہ و راستہ یہ ہے کہ مکلف مجتہد اور اس کے خاندان سے نزدیکی آشنائی رکھتا ہو اگرچہ وہ بطورِ اجمال ہی ہو۔ صرف مجتہد کا نام سُننے پر اگرچہ وہ مجتہد

شہرت بھی رکھتا ہو، اکتفا نہ کرے

۳۲۔ مقلّد اپنے راحت و آرام کے لئے ایسے مجتہد کی تقلید بھی کر سکتا ہے جس نے آسان ترین فتوے دیئے ہوں، البتہ اس شرط کے ساتھ کہ وہ مجتہد جامع الشرائط ہو۔

۳۳۔ مقلّد پر اس مسئلہ میں جس پر اس نے ایک مجتہد کی رائے اور فتویٰ پر عمل کیا ہو اس مسئلہ میں کسی دوسرے مجتہد کی طرف رجوع نہیں کر سکتا۔ مگر اُس وقت رجوع کر سکتا ہے جب اس مسئلہ میں اس مجتہد کا فتویٰ قدرے مشکل ہو جس پر عمل کرنا باعثِ زحمت ہو، اس صورت میں اس مسئلہ میں دوسرے مجتہد کے فتویٰ کی طرف عدول کر سکتا ہے۔

۳۴۔ اگر مکلّف کو زندہ مجتہدین سے جامع الشرائط مجتہد جو اس کے قلب کو مطمئن کرے، نہ مل سکے تو واجب ہے کہ وہ احتیاط پر عمل کرے۔

اگر مکلّف کو احتیاط پر عمل کرنا بھی دشوار ہو تو اس قول یا فتویٰ پر عمل کرے جو مجتہدین کے درمیان مشہور ہو۔ اگر قولِ مشہور پر بھی عمل مقدور نہ ہو تو جو مجتہدین وفات پا گئے ہیں ان میں سے کسی ایک مجتہد کی تقلید کرے اور اس کے رسالہ پر عمل کرے۔

اقسامِ نجاسات

نجاسات بارہ۱۲ ہیں:۔

۱۔ پیشاب ۔۲۔ پاخانہ ۔۳۔ منی ۔۴۔ خون ۔۵۔ کتا ۔ ۶۔ خنزیر ۔۷۔ مردار ۔۸۔ کافر ۔ ۹۔ فقاع (جَو کی شراب) ۱۰۔ مجنب حرام کا پسینہ ۔۱۱۔ شراب ۔ ۱۲۔ نجاست خوار کا پسینہ ۔

اقسامِ مطہّرات

مطہّرات مطہّر کی جمع ہے اور اس کا معنی ہے پاک کرنے والا یعنی نجس چیزوں کو پاک کرنے والا ۔ وہ کُل بارہ۱۲ ہیں ۔

۱۔ پانی ۔۲۔ زمین ۔۳۔ آگ ۔۴۔ سورج ۔ ۵۔ استحالہ ۔ ۶۔ انقلاب ۔۷۔ انتقال ۔۸۔ اسلام ۔ ۹۔ تبعیّت ۔۱۰۔ نقص (دو تہائی کم ہو جانا) ۔۱۱۔ عین نجاست کا زائل ہو جانا ۔۱۲۔ غیبت ۔

اغسالِ واجبہ

واجب غسل سات۷ ہیں:۔

۱۔ غسلِ جنابت ۔۲۔ غسلِ حیض ۔۳۔ غسلِ نفاس ۔ ۴۔ غسل

استحاضہ متوسطہ وکثیرہ ۔ ۵۔ غسلِ میّت ۔ ۶۔ غسلِ مسِ میت ۔

۷۔ وہ غسل جو نذر، قسم یا عہد کے سبب واجب ہوتے ہیں۔

انسان دو چیزوں سے جُنبی ہو جاتا ہے، جماع سے یا

مَنی نکلنے سے۔

۱۔ جماع:۔ خواہ انسان سے ہو یا حیوان سے، قُبل میں ہو یا دُبر میں، دونوں بالغ ہوں یا نابالغ، مَنی خارج ہو یا نہ ہو جب حشفہ (ختنہ کی مقدار) اندر چلا جائے اگرچہ مَنی خارج نہ بھی ہو تو دونوں جنبی ہو جائیں گے۔

۲۔ مَنی نِکلنا:۔ مَنی خواہ نیند کی حالت میں نکلے یا بیداری کی حالت میں نکلے، کم ہو یا زیادہ، شہوت کے ساتھ ہو یا بغیر شہوت کے، اختیار سے آئے یا بے اختیاری سے، جماع و دخول سے نکلے یا مُشت زنی سے۔

کیفیّتِ غسُل

غسُل کرنے کے دو طریقے ہیں غسلِ ترتیبی اور غسلِ ارتماسی۔

غسُلِ ترتیبی:۔ پہلے بدن سے نجاست، چکنائی وغیرہ کو جسم سے خُوب پاک کر لیا جائے۔ پھر یُوں نیّت کرے غسلِ جنابت ترتیبی

بجا لاتا ہوں (یا لاتی ہوں) قُرْبَۃً اِلَی اللّٰہ، نیّت کے فوراً بعد سر اور گردن کو دھویا جائے پھر دائیں جانب اگلا پچھلا حصّہ پاؤں تک دھویا جائے۔ پھر اسی طرح بائیں جانب کو دھویا جائے۔ پاؤں دھوتے وقت پاؤں کے تلوؤں کو بھی دھونا چاہیئے۔

غسلِ ارتماسی:۔ غسلِ ارتماسی میں ترتیب نہیں ہے پہلے بدن کو نجاست اور چکناہٹ سے پاک و صاف کر کے نیّت کرے غسلِ جنابت ارتماسی کرتا ہوں (یا کرتی ہوں) قُرْبَۃً اِلَی اللّٰہ، اور فوراً پانی میں غوطہ لگائے۔ پاؤں کو اُٹھا کر سارے جسم کو حرکت دے۔

"جو چیزیں صاحبِ جنب پر حرام ہیں"

نماز پڑھنا، طواف کرنا، کتابتِ قرآن، خداوندِ عالم، آئمہ معصومینؑ اور پیغمبروں کے اسمائے گرامی کو مَس کرنا، مسجدِ اعظمین یعنی مسجدِ حرام اور مسجدِ نبویؐ سے گذرنا، دیگر تمام مساجد میں ٹھہرنا، البتہ ایک دروازے سے داخل ہو کر دوسرے دروازے سے گزرنے میں کوئی حرج نہیں (مشاہدِ مقدّسہ اور حرم ہائے مطہّر حضرات معصومین علیہم السّلام بھی مساجد کے حکم میں ہیں۔ کیونکہ اُن کے زمانہ میں بھی ان کی خدمت میں جنابت کی حالت میں شرفیاب ہونا حرام تھا، ان کا احترام حیات و ممات میں برابر ہے) کوئی چیز مسجد میں رکھنا البتہ اس

چیز کو جس کا اُٹھانا ضروری ہے کوئی حرج نہیں۔ قرآن کی اِن سُورتوں کا پڑھنا جن میں سجدۂ واجب ہے وہ چار ہیں:۔

(۱) الم سجدہ (۲) حم سجدہ (۳) اقراء (۴) والنّجم

اَحکامِ تیمّم

تیمّم کو طہارتِ اضطراری سے تعبیر کیا گیا ہے، یعنی انسان اس وقت تیمّم کر سکتا ہے جب وہ مضطر اور مجبور ہو اور غسل اور وضُو کرنے پر عُذر ہائے شرعی کے مطابق متمکّن نہ ہو تو اس صُورت میں غسُل یا وضُو کے عوض تیمّم کرے اور واجب عبادت کو اس تیمّم سے بجالائے۔ وہ عُذر ہائے شرعی درج ذیل ہیں:۔

- اگر انسان کے پاس غسُل یا وضُو کے لئے پانی نہ ہو یا پانی ہے لیکن وہ پانی غسل یا وضو کے لئے کافی نہیں ہے ان دونوں صورتوں میں تیمّم کرے گا۔
- اگر انسان کسی وجہ سے پانی تک نہ پہنچ سکے۔ مثلاً بڑھاپا، کمزوری، جان و مال کا خطرہ ہو یا پانی کنوئیں میں ہے لیکن اسکے پاس رسّی اور ڈول نہیں ہے۔

- اگر انسان کو پانی کے استعمال سے بیماری پیدا ہونے کا ڈر ہو یا بیماری شدّت اختیار کرے گی اور اس کا علاج مشکل ہو جائے گا اور اسی قسم کے دیگر امور، ان میں اس پر پانی کا استعمال حرام ہے اور غسل یا وضو کے بدلے تیمّم واجب ہے۔
- وقتِ نماز تنگ ہو کہ پانی حاصل نہ کر سکے۔
- وقت اتنا تنگ ہو کہ پانی ہے لیکن استعمال نہ کر سکے۔
- پانی موجود ہو مگر اُسے ازالۂ نجاست میں استعمال کرنا ضروری ہو تو بنا بر احتیاط پہلے ازالۂ نجاست کرے پھر تیمّم کرے۔

طریق تیمّم

پہلے نیّت کریں کہ تیمّم کرتا ہوں (کرتی ہوں) بدلے غسل یا وضو کے واسطے مباح ہونے نماز کے واجب قُربةً الی اللہ پھر نیّت کرتے ہی فوراً دونوں ہاتھوں کو تھوڑی انگلیاں کھلی رکھ کر ایک دفعہ مٹی پر ماریں پھر دونوں ہتھیلیوں سے پیشانی کا

مَسح کریں جہاں سے بال اُگتے ہوں۔ ناک کے سرے تک اور دونوں جانب کی بھنوئیں اور تمام پیشانی دونوں طرف مَسح میں گھیر لیں اور ہاتھ اوپر سے نیچے کی طرف لائیں۔ پھر بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کو دائیں ہاتھ کی پُشت پر جوڑ پر رکھ کر انگلیوں کے سروں تک لا کر دائیں ہاتھ کا مسح کریں، اسی طرح دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ کا مسح کریں۔

اگر تیمّم غسل کے بدلے میں ہو تو پیشانی پر مَسح کرنے کے کے بعد دونوں ہاتھوں کو دوبارہ مٹی پر ماریں اور اس کے بعد صرف ہاتھوں کا مسح کریں۔

اگر انگلی میں انگوٹھی وغیرہ ہو تو اس کو پہلے اُتار لیں۔

جن چیزوں پر تیمّم کرنا جائز ہے وہ یہ ہیں:۔

خالص مٹی، پتھر، ریت، چُونا، گچ پختہ ہونے سے پہلے۔ اگر یہ چیزیں نہ ہوں تو مٹی کے غبار پر تیمّم کریں۔ اگر ان میں سے کوئی چیز بھی نہ ہو تو گیلی مٹی پر بھی تیمّم کیا جا سکتا ہے۔ واجب ہے کہ اس گیلی مٹی کو خشک کر کے تیمّم کریں۔ اگر اس کو خشک کرنا ممکن نہ ہو تو گیلی مٹی ہی کافی ہے۔

جن چیزوں سے وضو مکروہ اور باطل ہو جاتا ہے تیمّم

بھی ان ہی چیزوں سے مکروہ اور باطل ہو جاتا ہے۔ اگر تیمم پانی نہ ملنے کی وجہ سے ہو تو پانی دستیاب ہو جاتے پر بھی تیمم ٹوٹ جاتا ہے۔

کیفیّتِ وضُو

وضُو کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے ہاتھوں کو دھوے، پھر تین مرتبہ کلّی کرے اور تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالے اس کے بعد نیّت کرے کہ "میں وضُو کرتا ہُوں (یا کرتی ہُوں) واسطے رفع ہونے حدث کے مباح ہونے نماز کے واجب قُرْبَۃً اِلَی اللّٰہ - اور دو مرتبہ مُنہ پر پانی ڈالے اور مُنہ کی لمبائی میں بالوں کے اُگنے کی جگہ پیشانی سے لیکر ٹھوڑی تک اُوپر سے نیچے اور چوڑائی میں جتنی جگہ پر انگوٹھا اور درمیانی اُنگلی پھیل جائے بلکہ کچھ اس سے زیادہ دھوئے - پھر داہنے ہاتھ کو دو دفعہ کہنی سے لیکر اُنگلیوں کے سرے تک اور اسی طرح بائیں ہاتھ کو ایک مرتبہ دھوئے - پھر اسی تری کے ساتھ سَر کے اگلے چوتھائی حصّہ کا اُوپر سے نیچے بالوں کے اُگنے کی جگہ تک دائیں ہاتھ کی تین اُنگلیوں سے مسح کرے - پھر اسی تری کے ساتھ پہلے دائیں ہاتھ سے دائیں پاؤں کی اُنگلیوں کے سرے سے لیکر پاؤں اور پنڈلی کے جوڑ تک مسح کرے پھر اسی طرح بائیں ہاتھ سے بائیں پاؤں کا مسح کرے -

عملی ترکیب وضو

۱

ہاتھ دھونا

۲

کلی کرنا

۳

ناک میں پانی ڈالنا

۴

مُنہ دھونا

عملی ترکیب وضو

۵

دایاں ہاتھ دھونا

٦

بایاں ہاتھ دھونا

۷

سر کا مسح کرنا

۸

پاؤں کا مسح کرنا

مکرُوہاتِ وضُو

مکروہاتِ وضُو درج ذیل ہیں :-

(۱) اس پانی سے وضو کرنا جو سُورج کی گرمی کی وجہ سے گرم ہو گیا ہو۔ (۲) جنبی اور حائضہ عورت کے جُھوٹے پانی سے وضُو کرنا (۳) افعالِ وضو میں کسی دوسرے شخص سے مدد لینا۔ (۴) اس پانی سے وضو کرنا جس میں سانپ اور بچھُو وغیرہ گر جائے۔ (۵) بدبُودار پانی سے وضُو کرنا۔ (۶) اس برتن سے وضُو کرنا جس پر کسی حیوان کی صورت کندہ ہو۔

مبطلاتِ وضو

۱۔ پیشاب۔ ۲۔ پاخانہ۔ ۳۔ ریح کا مقام خاص سے خارج ہونا۔ ۴۔ وہ نیند جو آنکھ اور کان پر غالب آجائے ۵۔ استحاضہ۔ ۶۔ بیہوشی، مستی اور دیوانگی جن سے عقل زائل ہو جائے۔ ۷۔ مقام پیشاب سے مشتبہ رطُوبت کا نکلنا اگر استبراء نہ کیا ہو۔

اَذان اَور اقامت

اذان اور اقامت ہر مسلمان مرد اور عورت کے لئے پنجگانہ واجب نمازوں میں مستحب ہے خواہ حضر میں ہو یا سفر میں، فرادیٰ پڑھے یا باجماعت، اور اقامت مستحب مؤکدہ ہے۔ بعض علماء نے اقامت کو واجب قرار دیا ہے۔ بہر حال ہر حالت میں ممکنہ حد تک اس مستحب مؤکد کو ترک نہیں کرنا چاہیئے۔

اَذان

اَللّٰہُ اَکْبَرْ	چار مرتبہ
اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ	دو مرتبہ
اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ	دو مرتبہ
اَشْهَدُ اَنَّ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَاِمَامَ الْمُتَّقِیْنَ عَلِیًّا وَلِیُّ اللّٰهِ / حُجَّةُ اللّٰهِ وَصِیُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَخَلِیْفَتُهٗ بِلَا فَصْلٍ	دو مرتبہ
حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ	دو مرتبہ
حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ	دو مرتبہ
حَیَّ عَلٰی خَیْرِ الْعَمَلِ	دو مرتبہ

اَللّٰہُ اَکْبَرُ دومرتبہ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ دومرتبہ

مستحب ہے کہ اذان ختم ہونے پر مؤذّن اور ہر آدمی جو اذان سنے یہ دُعا پڑھے :۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ قَلْبِیْ بَارًّا وَّعَمَلِیْ سَارًّا وَّعَیْشِیْ قَارًّا وَرِزْقِیْ دَارًّا وَّ اَوْلَادِیْ اَبْرَارًا وَاجْعَلْ لِّیْ عِنْدَ قَبْرِ نَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مُسْتَقَرًّا وَّ قَرَارًا بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ہ

پھر نماز کے لئے اقامت کہے۔

اقامت

اَللّٰہُ اَکْبَرُ دومرتبہ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ دومرتبہ

اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہ دومرتبہ اَشْھَدُ اَنَّ عَلِیًّا وَلِیُّ اللّٰہ دومرتبہ

حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ دومرتبہ حَیَّ عَلَی الْفَلَاح دومرتبہ

حَیَّ عَلٰی خَیْرِ الْعَمَلْ دومرتبہ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃ دومرتبہ

اَللّٰہُ اَکْبَرُ دومرتبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ دومرتبہ

واجب نمازیں

مندرجہ ذیل چھ نمازیں واجب ہیں :-

۱- یومیہ پنجگانہ نمازیں -۲- نمازِ جُمعہ -۳- نماز آیات -
۴- نماز طوافِ واجب -۵- نماز میّت -۶- وہ نمازیں جو نذر، عہد یا قسم کے سبب سے انسان پر واجب ہوں، والدین کی قضا نمازیں جو بڑے بیٹے پر واجب ہیں -

پنجگانہ نمازیں

کُل سترہ رکعتیں ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے :-

۱- صبح کی دو رکعت -۲- ظُہر کی چار رکعت -
۳- عصر کی چار رکعت ۴- مغرب کی تین رکعت
۵- عشاء کی چار رکعت - ہر چار رکعتی نماز سفر میں دو رکعت ہو جاتی ہے (جس کی تفصیل نمازِ قصر میں آئے گی) -

مردوں کی نماز

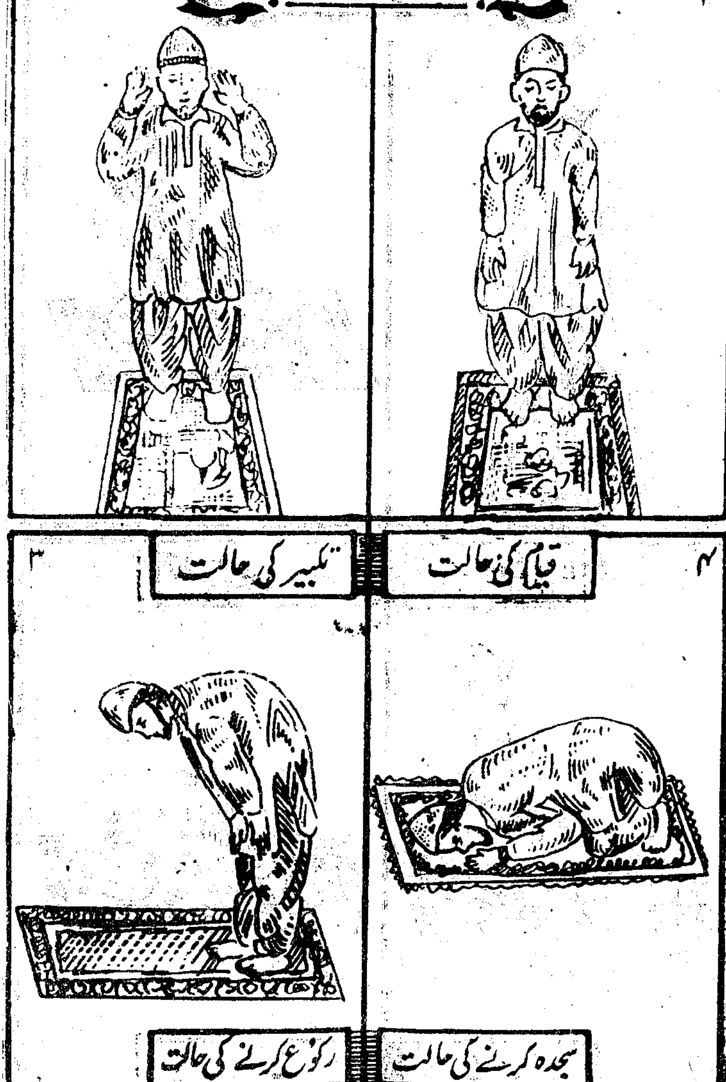

مردوں کی نماز

۵

قنوت پڑھنے کی حالت

۶

تشہد پڑھنے کی حالت

۷

نماز کے بعد دُعا

۸

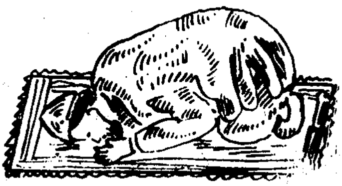

سجدہ شکر

عورتوں کی نماز

۱

تکبیر کہنے کی حالت

۲

قیام کی حالت

۳
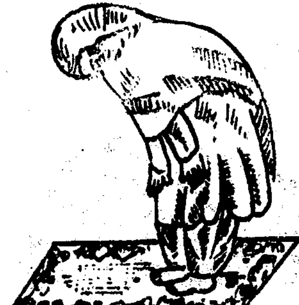
رکوع کرنے کی حالت

۴
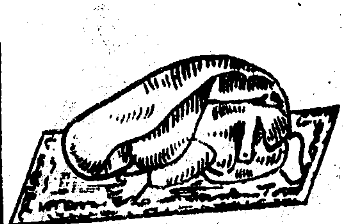
سجدہ کرنے کی حالت

عورتوں کی نماز

۵

قنوت پڑھنے کی حالت

۶

تشہد پڑھنے کی حالت

۷

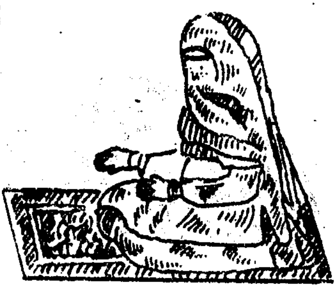

نماز کے بعد دعا

۸

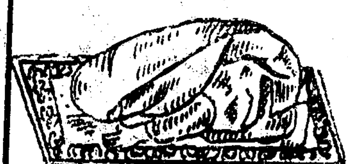

سجدۂ شکر

نوافل یومیہ

یومیہ واجب نمازوں کی سترہ رکعات ہیں اور نوافل کی تعداد دوگنی ہے یعنی نوافل چونتیس ۳۴ ہیں جن کی تفصیل یہ ہے:۔

(۱) نافلۂ صبح دو رکعت نماز صبح سے پہلے۔

(۲) نافلۂ ظہر آٹھ رکعت نماز ظہر سے پہلے

(۳) نافلۂ عصر آٹھ رکعت نماز عصر سے پہلے

(۴) نافلۂ مغرب چار رکعت نماز مغرب کے بعد

(۵) نافلۂ عشاء دو رکعت نماز عشاء کے بعد بیٹھ کر پڑھے جائیں اس کو نماز وطیرہ بھی کہتے ہیں۔

اوقات نمازہائے یومیہ

ظہر:۔ زوالِ آفتاب سے لیکر چار رکعت نماز پڑھنے کی مقدار تک

عصر:۔ غروبِ آفتاب سے اتنی مقدار پہلے جس میں عصر کی نماز بجالائی جاسکے

مغرب:۔ مشرق کی سرخی زائل ہونے سے لیکر تین رکعت کے ادا کرنے کی مقدار تک۔

عشاء:۔ آدھی رات سے قبل چار رکعت ادا کرنے کی مقدار تک

صبح:۔ افق میں سفیدی پھیلنے سے لیکر سورج کے نکلنے تک۔

واجباتِ نماز

واجباتِ نماز درج ذیل ہیں :۔

- نیّت
- قیام
- تکبیرۃ الاحرام
- قرأت
- ذکرِ رکوع و سجود
- رکوع
- سجود
- تشہد
- سلام
- موالات
- ترتیب

مبطلاتِ نماز

وہ چیزیں جو نماز کو باطل کرتی ہیں :۔

○ حدث اکبر و اصغر ○ قہقہہ (بلند آواز سے ہنسنا)۔ ○ بلا تقیہ ہاتھ باندھنا ○ امورِ دُنیا کیلئے رونا لیکن خوفِ خدا، خوفِ جہنّم یا مصائب امام مظلوم علیہ السّلام کے لئے رونے میں کوئی حرج نہیں ہے ○ سمت قبلہ سے عمداً منحرف ہونا ○ عمداً کلام کرنا سوائے قرآن اور دُعا یا ذکرِ خدا کے، اگرچہ دو ہی حرف ہوں یا ایک ہی حرف بامعنی ہو ○ سُورۂ حمد کے بعد آمین کہنا۔

○ مکان ، لباس یا فرش کا ناجائز ہونا ○ نجس چیز پر سجدہ کرنا ○ وضو یا غسل یا تیمّم کے بغیر نماز پڑھنا ۔

نماز کا مفصّل طریقہ

قبلہ کی طرف منہ کر کے اقامت کہنے کے بعد مطلوبہ نماز کی نیّت کر کے تکبیرۃ الاحرام کہے ۔ ساتھ ہی دونوں ہاتھوں کو کانوں کی لو تک اُٹھائے اور عورت اپنے ہاتھ کندھوں تک اُٹھائے ۔ پھر مرد دونوں ہاتھوں کو رانوں کے اُوپر اور عورت جُدا جُدا سینہ پر رکھے اور نظر سجدہ کی جگہ پر رکھتے ہوئے پڑھے ۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْم

میں اللہ کی پناہ لیتا ہوں شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اللہ کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان رحم والا ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ o الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o مٰلِكِ

حمد خدا کے لئے ہی (سزاوار) ہے جو سارے جہان کا پالنے والا بڑا مہربان رحم والا ہے

يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝

روزِ جزا کا حاکم ہے۔ خدایا ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد چاہتے ہیں

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِيْنَ

تُو ہم کو سیدھی راہ پر ثابت قدم رکھ ان کی راہ جنہیں

اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ

تُو نے اپنی نعمت عطا کی۔ نہ ان کی راہ جن پر تیرا غضب کیا گیا ہے

وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝

اور نہ گمراہوں کی

اس کے بعد کوئی دوسرا سورہ پڑھے، لیکن بہتر ہے کہ "سورۂ قدر" پڑھے۔ کیونکہ اس کے پڑھنے کا بہت زیادہ ثواب ہے، اور وہ یہ ہے:-

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

اللہ کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان رحم والا ہے

اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۝ وَمَا اَدْرٰكَ مَا

بیشک ہم نے اس قرآن کو شب قدر نازل (کرنا شروع) کیا اور تم کو کیا معلوم

لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۝ لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۝ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ

شب قدر کیا ہے شب قدر (مرتبہ و عمل میں) ہزار مہینوں سے بہتر ہے اس

تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ

(رات) میں فرشتے اور روح سال بھر کی ہر بات کا حکم لیکر اپنے پروردگار

مِنْ كُلِّ اَمْرٍ سَلٰمٌ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ

کے حکم سے نازل ہوتے ہیں یہ رات صبح کے طلوع ہونے تک (از سرتاپا) سلامتی ہے

اس کے بعد اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہہ کر رکوع میں جائے اور تین مرتبہ کہے سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ (میں اپنے پروردگار کو ہر عیب سے پاک جانتا ہوں اور اس کی حمد کرتا ہوں) اور اس کے بعد ایک مرتبہ کہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ (اے اللہ! رحمت نازل فرما محمدؐ و آلِ محمدؐ پر) پھر رکوع سے اُٹھ کر سیدھا کھڑا ہو اور ایک مرتبہ کہے سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ۔ (جس نے خدا کی تعریف کی خدا نے اس کی تعریف کو سُن لیا) اسکے بعد اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہہ کر سجدہ میں جائے اور تین مرتبہ کہے سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى وَبِحَمْدِهٖ (میں اپنے ربِّ اعلےٰ کو ہر عیب سے پاک جانتا ہوں اور اس کی حمد کرتا ہوں) اور اس کے بعد کہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ۔ اس کے بعد سیدھا بیٹھے اور اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہے اور پھر پڑھے اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ (میں اپنے پروردگار سے اپنے گناہوں کی بخشش چاہتا ہوں اور اس کے ہاں توبہ کرتا ہوں)

پھر اللہ اکبر کہہ کر پہلے کی طرح دوسرا سجدہ بجالائے ۔ دُوسرے سجدہ سے فارغ ہونے کے بعد پہلے کی طرح درست ہو کر بیٹھے اور اسی طرح اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے (بس پہلی رکعت ختم ہے) اب بِحَوْلِ اللّٰہِ وَقُوَّتِہٖ اَقُوْمُ وَاَقْعُدُ (میں خدا کی دی ہوئی طاقت اور قوت سے اُٹھتا اور بیٹھتا ہوں) کہتا ہوا سیدھا کھڑا ہو جائے اور پہلی رکعت کی طرح سورۂ حمد پڑھے اور اس کے بعد سُورۂ توحید پڑھے اور وہ یہ ہے :-

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

اللہ کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان رحم والا ہے

قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ۚ اَللّٰہُ الصَّمَدُ ۚ لَمْ یَلِدْ ۙ

کہہ دے کہ اللہ ایک ہے اللہ بے نیاز ہے نہ اس نے

وَلَمْ یُوْلَدْ ۙ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ ۝

(کسی کو) جنا اور نہ (کسی سے) جنا گیا نہ اس کا کوئی ہمسر اور مثل ہے ۔

اس کے بعد دو یا تین مرتبہ کہے کَذٰلِکَ اللّٰہُ رَبِّیْ ۔ (میرا پروردگار ایسا ہی ہے) پھر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ کر دونوں ہاتھوں کو دعائے قنوت کے لئے اس طرح اُٹھائے کہ دونوں ہتھیلیوں کو

منہ کے برابر لے جائے - ہتھیلیاں آسمان کی طرف ہوں۔ انگلیاں ملی ہوئی ہوں اور نظر ہتھیلیوں پر ہو۔ پھر درود شریف پڑھے اور یہ دعا پڑھے:-

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَنَا وَارْحَمْنَا وَعَافِنَا وَاعْفُ

اے اللہ ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما اور ہمیں عافیت دے

عَنَّا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

اور دنیا و آخرت میں ہمیں معاف فرمادے بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے

پھر درود شریف پڑھے، پھر تکبیر کہہ کر حسبِ سابق رکوع اور دونوں سجدے بجالا کر بطریقِ مذکور بیٹھے اور اس طریقہ سے تشہد پڑھے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ

حمد اللہ کیلئے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ تنہا ہے

لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

کوئی اسکا شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد مصطفےٰ اسکے بندے اور رسول ہیں

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ - اَلسَّلَامُ

خدایا! محمدؐ و آلِ محمدؐ پر رحمت نازل فرما۔ اے نبی! آپ پر سلام

عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

اور خدا کی رحمت اور اس کی برکتیں نازل ہوں

اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ ط

سلام ہو ہم مومنین پر اور اللہ کے نیک بندوں پر (انبیاء و آئمہ)

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

پر سلام ہو تم پر اور اللہ کی رحمت اور برکتیں نازل ہوں

اس کے بعد تین مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہتے ہوئے ہاتھوں کو کانوں تک اُٹھائیے - بس دو رکعتی نماز ختم ہے - اگر نماز تین رکعتی ہو تو تشہد کے بعد پہلے کی طرح بِحَوْلِ اللّٰهِ وَ قُوَّتِهٖ اَقُوْمُ وَ اَقْعُدُ کہتا ہوا کھڑا ہو جائے اور آہستہ آہستہ صرف سورۂ حمد یا تین مرتبہ یہ تسبیحات اربعہ پڑھے:-

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ط

اللہ پاک ہے اور حمد اللہ کیلئے اور اسکے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ بزرگ ہے

پھر تکبیر کہے اس کے بعد مثل سابق رکوع اور دونوں سجدے

بجالائے اور بطریق مذکور تشہد اور سلام اور تین مرتبہ تکبیر کہہ کر نماز کو ختم کرے۔ اور اگر نماز چار رکعتی ہو تو تیسری رکعت کے سجدتین کے بعد حسب سابق چوتھی رکعت تشہد، سلام اور تین مرتبہ تکبیر کے ساتھ بجالائے۔

اس کے بعد سیّدۃ النّساء العالمین حضرت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کی تسبیح پڑھے۔ تسبیح پڑھنا سنّت ہے، اس کی ترکیب یہ ہے:۔

اَللّٰہُ اَکْبَرْ چونتیس (۳۴) مرتبہ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ تینتیس (۳۳) مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہ تینتیس (۳۳) مرتبہ۔ اس کے بعد اپنے اور مومنین کے لئے دعا مانگے۔ اس کے بعد سجدۂ شکر بجا لائے۔

سجدۂ شکر:۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ پیشانی سجدہ گاہ پر رکھ کر تین مرتبہ کہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ پھر دایاں رخسار سجدہ گاہ پر رکھ کر تین مرتبہ کہے:۔ یَا اَللّٰہُ یَا رَبَّاہُ یَا سَیِّدَاہُ۔ پھر بایاں رخسار رکھ کر کہے:۔ عَفْواً لِلّٰہِ، عَفْواً لِلّٰہ، عَفْواً لِلّٰہ۔ پھر پیشانی رکھ کر یہ کہے:۔ شُکْراً لِلّٰہِ، شُکْراً لِلّٰہِ، شُکْراً لِلّٰہِ، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

زیارت حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قبلہ رُخ کھڑے ہو کر یہ زیارت پڑھے :-

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَاعِثَ الْهُدٰى۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

زیارت حضرت امام حُسین علیہ السّلام

پھر قبلہ رُخ سے ذرا سا دائیں مُڑ کر زیارتِ حضرت امام حُسین علیہ السّلام پڑھے جو یہ ہے :-

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَابْنَ سَيِّدِ الْوَصِيِّيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ سَيِّدَةِ نِسَاءِ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔

زیارت حضرت امام رضا علیہ السّلام

زیارتِ امام حُسین علیہ السّلام کے بعد تھوڑا سا اور دائیں طرف مُڑ کر زیارت امام رضا علیہ السّلام پڑھے :-

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا غَرِیْبَ الْغُرَبَاءِ ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مُعِیْنَ الضُّعَفَاءِ وَالْفُقَرَاءِ ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مُغِیْثَ الشِّیْعَةِ وَالزُّوَّارِ فِیْ یَوْمِ الْجَزَاءِ ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا اَنِیْسَ النُّفُوْسِ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا الْمَدْفُوْنُ بِاَرْضِ طُوْس ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ ۔

زیارت حضرت امام آخر الزّمان عجّل اللّٰہ تعالیٰ فرجہٗ

اس کے بعد رُو بقبلہ ہو کر زیارتِ حضرت امام صاحب العصر والزّمان علیہ السّلام پڑھے :۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا صَاحِبَ الْعَصْرِ وَالزَّمَانِ ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا خَلِیْفَةَ الرَّحْمٰنِ ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا اِمَامَ الْاِنْسِ وَالْجَانِّ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا شَرِیْكَ الْقُرْآنِ ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا قَامِعَ الْکُفْرِ وَالطُّغْیَانِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا دَافِعَ الظُّلْمِ وَالْعُدْوَانِ ، عَجَّلَ اللّٰهُ تَعَالٰی فَرَجَكَ وَسَهَّلَ اللّٰهُ تَعَالٰی مَخْرَجَكَ ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ ۔

سجدۂ سہو :۔ یہ دو سجدے ہیں اور پانچ مقامات

پر یہ سجدہ واجب ہوتا ہے

۱۔ شک ہونا کہ یہ چوتھی رکعت ہے یا پانچویں

۲۔ اثناء نماز میں سہواً کوئی بات کرنا۔

۳۔ ایک سجدہ کا بھول جانا۔

۴۔ تشہد کا بھول جانا۔

۵۔ غیر محل میں سلام پڑھنا۔

بلکہ احوط یہ ہے کہ نماز واجب میں ہر کمی اور زیادتی کے لئے سجدہ سہو بجالائے۔ سجدہ سہو اس طرح بجالایا جائے نماز کے بعد بیٹھ یہ نیّت کرے کہ سجدہ سہو کرتا ہوں (یا کرتی ہوں) اس بھول کے واسطے قُرْبَۃً اِلَی اللّٰہ۔ پھر تکبیرۃ الاحرام کہہ کر نماز کی طرح سجدہ کرے۔ سجدہ میں جاکر یہ پڑھے:۔

بِسْمِ اللّٰہِ وَ بِاللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔ پھر دوسرا سجدہ بجالائے۔ اس کے بعد بیٹھ کر آہستہ پڑھے:۔ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔ اگر اس سلام سے پہلے اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَ

عَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْن - بھی پڑھ لے تو بہتر ہے - جو شرائط نمازِ واجب کے سجدوں میں ہیں وہ سجدہ سہو میں بھی واجب ہیں -

نمازِ آیات

نمازِ آیات مندرجہ ذیل موارد میں واجب ہوتی ہیں :-

سورج گرہن ، چاند گرہن ، زلزلہ ، سرخ یا سیاہ آندھی، بجلی کی کڑک ، گرج اور ہر وہ امر جس سے لوگ ڈر جائیں -

● سورج گرہن اور چاند گرہن کی نماز کا وقت گرہن کے شروع ہونے سے لیکر گرہن کے ختم ہونے تک ہے - اگر بعد از گرہن پڑھے گا تو قضا کی نیت سے پڑھے گا -

● زلزلہ کے دوران نماز کی مہلت نہیں ملتی کیونکہ بعض اوقات زلزلہ چند سیکنڈ کے لئے آتا ہے اس لئے اس کو آخر عمر تک بجالائے اور ادا کی نیت سے پڑھے گا -

● سیاہ و سرخ آندھی کے دوران اگر ممکن ہو تو نماز پڑھے تو بہتر ہے ورنہ اس کے بعد بجالائے -

نمازِ آیات پڑھنے کا طریقہ

اس کے دو طریقے ہیں اور نمازِ آیات دو رکعت ہے:۔

پہلے نیّت کرے کہ نمازِ آیات پڑھتا ہوں واجب قربۃً الی اللّٰہ، اس کے بعد سورۂ الحمد کے بعد کوئی سُورۃ پڑھ کر رکوع کرے، اسی طرح پانچ رکوع کرنے کے بعد دونوں سجدوں سے فارغ ہو کر دوسری رکعت بھی بجالائے اور ہر دوسرے رکوع سے قبل قنوت پڑھے اور تشہد و سلام پڑھ کر نماز کو ختم کرے۔

اس نماز کی پہلی رکعت میں پانچ رکوع اور دو قنوت (دوسرے اور چوتھے رکوع سے قبل) اور دوسری رکعت میں پانچ رکوع اور تین قنوت (پہلے، تیسرے اور چوتھے رکوع سے قبل) ہو جائیں گے، اس نماز میں کُل دس رکوع اور پانچ قنوت ہیں۔

دوسرا طریقہ یہ ہے کہ سورۂ الحمد کے بعد پورا سورہ نہ پڑھیں بلکہ اس طرح تقسیم کریں:۔

پہلے حمد کے بعد بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ پڑھے اور رکوع بجالائے۔ پھر قیام کی حالت میں قُلۡ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ پڑھ کر قنوت پڑھے پھر رکوع بجالائے۔ پھر اَللّٰہُ الصَّمَدُ

پڑھے قنوت نہیں ہے، پھر رکوع بجالائے، پھر لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ پڑھ کر قنوت پڑھے پھر رکوع بجالائے پھر وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَد پڑھ کر رکوع بجالائے۔ اسی طرح دوسری رکعت میں بھی کرے اور پہلے تیسرے اور پانچویں رکوع سے پہلے قنوت پڑھے۔

نماز آیات میں اذان اور اقامت ساقط ہے۔

نمازِ میّت

- ہر مسلمان میت پر نماز جنازہ پڑھنا واجب ہے خواہ وہ مرد ہو یا عورت، عادل ہو یا فاسق، شہید ہو یا غیر شہید حتّٰی کہ جس نے خودکشی کی ہو اس پر نمازِ میت پڑھنا ضروری ہے۔
- چھ سال سے کم عمر بچے پر نماز واجب نہیں ہے بلکہ مستحب ہے حتّٰی کہ اگر ایک دن کا نومولود بچہ بھی فوت ہو جائے تو اس پر بھی نمازِ میت مستحب ہے۔ ہاں! اگر بچہ دنیا میں مُردہ حالت میں آیا ہو تو اس پر نماز مستحب بھی نہیں ہے۔
- نمازِ میت کے وقت جنازہ کو اس طرح رکھیں کہ اس کا سر نماز پڑھنے والے کی داہنی جانب اور پاؤں بائیں جانب ہوں

اگر عورت کی میّت ہے تو پیش نماز سینہ کے مقابل کھڑا ہو اور اگر مرد ہو تو کمر کے مقابل قبلہ رُخ کھڑے ہو کر اس طرح نیّت کرے کہ " اس میّت پر نماز جنازہ پڑھتا ہوں قُرْبَةً اِلَى اللّٰہ۔ ساتھ ہی تکبیر کہہ کر پڑھے:۔

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّ نَذِيْرًا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ۔ پھر دوسری مرتبہ اللہ اکبر کہہ کر یہ دعا پڑھے:۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ وَارْحَمْ مُحَمَّدًا وَّ آلَ مُحَمَّدٍ كَاَفْضَلِ مَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَآلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ وَصَلِّ عَلٰى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَعِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ ۔ پھر تیسری مرتبہ اللہ اکبر کہہ کر اس طرح دعا پڑھے:۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ

وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ تَابِعِ اللّٰهُمَّ
بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ بِالْخَيْرَاتِ اِنَّكَ مُجِيْبُ الدَّعْوَاتِ
اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ پھر چوتھی مرتبہ اللہ اکبر کہہ کر یہ
دُعا پڑھے:۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا / هٰذِهٖ عَبْدُكَ / اَمَتُكَ وَابْنُ / وَابْنَةُ
عَبْدِكَ وَابْنُ / وَابْنَةُ اَمَتِكَ نَزَلَ / نَزَلَتْ بِكَ وَاَنْتَ
خَيْرُ مَنْزُوْلٍ بِهٖ اَللّٰهُمَّ اِنَّا لَا نَعْلَمُ مِنْهُ / مِنْهَا اِلَّا خَيْرًا
وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ / بِهَا مِنَّا اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ مُحْسِنًا / كَانَتْ مُحْسِنَةً فَزِدْ
فِيْ اِحْسَانِهٖ / اِحْسَانِهَا وَاِنْ كَانَ مُسِيْئًا / وَاِنْ كَانَتْ مُسِيْئَةً فَتَجَاوَزْ عَنْ سَيِّئَاتِهٖ / سَيِّئَاتِهَا
وَاحْشُرْهُ / وَاحْشُرْهَا مَعَ النَّبِيِّ وَالْاَئِمَّةِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ
اگر نابالغ کی میّت ہو تو اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لِاَبَوَيْهِ / اجْعَلْهَا لِاَبَوَيْهَا وَلَنَا
سَلَفًا وَفَرَطًا وَاَجْرًا۔

پھر پانچویں تکبیر کہہ کر نماز ختم کرے اور کہے:۔ رَبَّنَا

اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ ۔ (مذکر کے اوپر مرد کیلئے اور نیچے کے الفاظ عورت کیلئے ہیں باقی مشترک ہیں)

تلقینِ میّت

میّت کا ولی یا جسے وہ اجازت دے قبر میں اترے اور اپنے داہنے ہاتھ سے میّت کا داہنا شانہ اور بائیں ہاتھ سے میّت کا بایاں شانہ پکڑے اور میّت کا نام آنے پر آہستہ سے ہلائے اور مستحب ہے کہ کوئی مومن یہ تلقین پڑھے :۔

اِسْمَعْ اِفْهَمْ	یا فلان بن فلان	یہاں پر میّت اور اس
اِسْمَعِیْ اِفْهَمِیْ	یا فلانۃ بنت فلان	

کے باپ کا نام لے ، پھر کہے ۔

هَلْ اَنْتَ عَلَی الْعَهْدِ الَّذِیْ فَارَقْتَنَا عَلَیْهِ مِنْ شَهَادَۃِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَسَیِّدُ النَّبِیّٖنَ وَخَاتَمُ الْمُرْسَلِیْنَ وَاَنَّ عَلِیًّا اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَسَیِّدُ الْوَصِیّٖنَ وَاِمَامُنِ افْتَرَضَ اللّٰهُ

طَاعَتَهُ عَلَى الْعَالَمِيْنَ وَاَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ وَعَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ

وَ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ وَ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ وَمُوْسَى بْنَ جَعْفَرٍ وَ

عَلِيَّ بْنَ مُوْسٰى وَ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ وَعَلِيَّ بْنَ مُحَمَّدٍ

وَالْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ وَالْقَائِمَ الْحُجَّةَ الْمَهْدِيَّ صَلَوَاتُ

اللّٰهِ عَلَيْهِمْ، اَئِمَّةُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَحُجَجُ اللّٰهِ عَلَى الْخَلْقِ

اَجْمَعِيْنَ، وَ اَئِمَّتَكَ اَئِمَّةُ هُدًى اَبْرَارٍ، يَا فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ / يا فلانة بنت فلان

اِذَا اَتَاكَ / اَتَاكِ الْمَلَكَانِ الْمُقَرَّبَانِ الرَّسُوْلَانِ مِنْ عِنْدِ

اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَ سَئَلَاكَ / سَئَلَاكِ عَنْ رَبِّكَ / رَبِّكِ وَعَنْ نَبِيِّكَ / نَبِيِّكِ

وَعَنْ دِيْنِكَ / دِيْنِكِ وَعَنْ كِتَابِكَ / كِتَابِكِ وَعَنْ قِبْلَتِكَ / قِبْلَتِكِ وَعَنْ

اَئِمَّتِكَ / اَئِمَّتِكِ فَلَا تَخَفْ / تَخَافِيْ وَلَا تَحْزَنْ / تَحْزَنِيْ وَ قُلْ / قُوْلِيْ فِيْ

جَوَابِهِمَا اللّٰهُ رَبِّيْ وَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ

نَبِيِّيْ وَالْاِسْلَامُ دِيْنِيْ وَالْقُرْآنُ كِتَابِيْ وَالْكَعْبَةُ قِبْلَتِيْ

وَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ اِمَامِيْ وَالْحَسَنُ بْنُ
عَلِيِّ الْمُجْتَبٰى اِمَامِيْ وَالْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ الشَّهِيْدُ بِكَرْبَلَا
اِمَامِيْ وَعَلِيُّ زَيْنُ الْعَابِدِيْنَ اِمَامِيْ وَ مُحَمَّدُ الْبَاقِرُ
اِمَامِيْ وَجَعْفَرُ الصَّادِقُ اِمَامِيْ وَ مُوْسَى الْكَاظِمُ اِمَامِيْ
وَعَلِيُّ بْنُ الرِّضَا اِمَامِيْ وَ مُحَمَّدُ الْجَوَادُ اِمَامِيْ وَعَلِيُّ الْهَادِيْ
اِمَامِيْ وَالْحَسَنُ الْعَسْكَرِيْ اِمَامِيْ وَالْحُجَّةُ الْمُنْتَظَرُ
اِمَامِيْ هٰؤُلَاۤءِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ اَجْمَعِيْنَ ۔ اَئِمَّتِيْ وَ
سَادَتِيْ وَ قَادَتِيْ وَشُفَعَائِيْ بِهِمْ اَتَوَلّٰى وَ مِنْ
اَعْدَائِهِمْ اَتَبَرَّءُ فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ ۔ ثُمَّ
يا فلان بن فلان / يا فلانة بنت فلان (یہاں میت اور اس کے باپ کا نام لیا جائے)
اَنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى نِعْمَ الرَّبُّ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ نِعْمَ الرَّسُوْلُ وَ اَنَّ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ
عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ وَ اَوْلَادَهُ الْمَعْصُوْمِيْنَ الْاَئِمَّةَ
الْاَحَدَ عَشَرَ نِعْمَ الْاَئِمَّةُ وَ اَنَّ مَا جَاءَ بِهِ مُحَمَّدٌ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ حَقٌّ وَاَنَّ الْمَوْتَ حَقٌّ وَسُوَالَ مُنْكَرٍ وَنَكِيْرٍ فِي الْقَبْرِ حَقٌّ وَالْبَعْثَ حَقٌّ وَالنُّشُوْرَ حَقٌّ وَالصِّرَاطَ حَقٌّ وَالْمِيْزَانَ حَقٌّ وَتَطَايُرَ الْكُتُبِ حَقٌّ وَاَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَالنَّارَ حَقٌّ وَاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيْهَا وَاَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ اَفَهِمْتَ يَا فُلَانُ / اَفَهِمْتِ يَا فُلَانَةُ ثَبَّتَكَ / ثَبَّتَكِ اللّٰهُ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ وَهَدَاكَ / هَدَاكِ اللّٰهُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ عَرَّفَ اللّٰهُ بَيْنَكَ / بَيْنَكِ وَبَيْنَ اَوْلِيَائِكَ فِيْ مُسْتَقَرٍّ مِّنْ رَحْمَتِهٖ اَللّٰهُمَّ جَافِ الْاَرْضَ عَنْ جَنْبَيْهِ وَاَصْعِدْ بِرُوْحِهٖ / بِرُوْحِهَا اِلَيْكَ وَلَقِّهٖ / لَقِّهَا مِنْكَ بُرْهَانًا اَللّٰهُمَّ عَفْوَكَ عَفْوَكَ۔

- مستحب ہے کہ ہاتھ کی پشت سے قبر میں مٹی ڈالیں اور مٹی ڈالتے وقت اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ پڑھیں۔ میّت کے رشتہ داروں کیلئے قبر میں مٹی ڈالنا مکروہ ہے۔
- مستحب ہے کہ قبر کو زمین سے چار انگلی کے برابر اونچا کریں۔
- مستحب ہے کہ قبر کو مستطیل بنائیں۔

- تمام لوگ قبلہ رُخ ہوکر اپنی اُنگلیاں کھول کر قبر پر اس طرح رکھیں کہ نشان ہو جائے اور سات مرتبہ سُورۃ اِنَّآ اَنۡزَلۡنٰہُ پڑھیں۔
- مستحب ہے کہ لوگوں کے قبر سے واپس ہونے کے بعد ولی یا جس کو ولی اجازت دے قبر کے سرہانے رُو بقبلہ ہو کر بیٹھے اور بلند آواز سے وہی تلقین دوبارہ پڑھے۔
- مستحب ہے کہ کسی پتھر پر مُردہ کا نام لکھ کر قبر پہ رکھیں یا سر کی طرف نصب کریں۔

نمازِ جمعہ

نمازِ جمعہ دو رکعت ہے اور شرط ہے کہ یہ نماز باجماعت اَدا کی جائے۔ اس سے قبل دو خطبے پڑھے جائیں۔ اگر شرائط جمع ہو جائیں تو نمازِ ظہر کی بجائے صرف نمازِ جمعہ پڑھنا کافی ہوگا۔

نمازِ جمعہ کا پہلا خطبہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَانَ مَوْجُوْدًا قَبْلَ حُدُوْثِ الْاَشْیَاءِ وَ
یُبْقٰی بَعْدَ فَنَاءِ الْاَشْیَاءِ تَفَرَّدَ بِالْاَوَّلِیَّۃِ وَالْقِدَمِ وَوَسَمَ
کُلَّ شَیْءٍ مَّا عَدَاہُ بِالْفَنَاءِ وَالْعَدَمِ کَمَا قَالَ عَزَّ شَانُہٗ کُلُّ
شَیْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَہٗ وَکُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَۃُ الْمَوْتِ وَ
قَالَ کُلُّ مَنْ عَلَیْهَا فَانٍ وَّیَبْقٰی وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ
وَالْاِکْرَامِ سُبْحَانَ مَنْ لَا یَخْفٰی عَلَیْہِ اخْتِلَافُ النِّیَّاتِ
وَلَا یَعْزُبُ عَنْہُ مَعَاصِی الْعِبَادِ فِی الْخَلَوَاتِ سُبْحَانَ اللّٰہِ
الَّذِیْ مِنْہُ خَلْقُہُ الْعِبَادِ وَاِلَیْہِ الْمَعَادُ فَمَنْ یَّعْمَلْ
مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ خَیْرًا یَّرَہٗ وَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ
شَرًّا یَّرَہٗ نَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا هُوَ الْمَلِكُ الَّذِیْ
لَا یُنَازَعُ فِیْ مُلْکِہٖ وَلَا یُضَادُّ فِیْ حُکْمِہٖ یُعَذِّبُ مَنْ یَّشَاءُ
بِمَا یَشَاءُ کَیْفَ یَشَاءُ وَیَرْحَمُ مَنْ یَّشَاءُ بِمَا یَشَاءُ کَیْفَ

يَشَاءُ وَ تَعْذِيبُهُ الْمُسِيئِيْنَ عَدْلٌ وَ عَفْوُهُ تَفَضُّلٌ وَ
نَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا سَيِّدُ الْمُرْسَلِيْنَ وَخَيْرُ الْمُبَشِّرِيْنَ
وَالْمُنْذِرِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ الْهُدَاةِ لِلْمَهْدِيِّيْنَ مَنْ رَكِبَ
سَفِيْنَتَهُمْ نَجَا وَ اهْتَدٰى وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا ضَلَّ
فَغَرِقَ وَهَوٰى اُوْصِيْكُمْ عِبَادَ اللّٰهِ بِالْاِعْتِصَامِ بِالتَّقْوٰى
فَاِنَّهُ حَبْلٌ مَتِيْنٌ وَّعُرْوَةٌ وُّثْقٰى وَ مُبَادَرَتِكُمُ الْمَوْتَ
قَبْلَ حُلُوْلِهٖ وَ اِعْدَادِ الْعَمَلِ الصَّالِحِ قَبْلَ نُزُوْلِهٖ
فَاِنَّهُ وَارِدٌ وَّاقِعٌ نَازِلٌ وَ اَنْ تَفِرُّوْا مِنْهُ اَوْ كُنْتُمْ
فِيْ بُرُوْجٍ مُّشَيَّدَةٍ اَللّٰهَ اَللّٰهَ عِبَادَ اللّٰهِ فَاِنَّ كُلَّ حَيٍّ
فِي الدُّنْيَا اِلٰى فَنَاءٍ وَكُلَّ مُدَّةٍ فِيْهَا اِلٰى اِنْتِهَاءٍ فَوَا
عَجَبَاهُ كَيْفَ هٰذِهِ الْغَفْلَةُ وَ اِنَّمَا نَحْنُ كَرَكْبٍ وُقُوْفٍ
مِنْ اَبْنَاءِ السَّبِيْلِ سَيُضْرَبُ عَلَيْهِمْ طَبْلُ الرَّحِيْلِ
فَيَرْتَحِلُوْنَ عَمَّا قَلِيْلٍ وَ اَسَفَاهُ اِلٰى مَتٰى تِلْكَ الرَّقْدَةُ
وَ نَحْنُ فِيْ دَارٍ بِالْبَلَاءِ مَحْفُوْفَةٌ وَبِالْغَدْرِ مَعْرُوْفَةٌ

لَا يَدُوْمُ اَحْوَالُهَا وَلَا تَسْلَمُ نُزَّالُهَا اَلْعَيْشُ فِيْهَا مَذْمُوْمٌ وَالْاَمَانُ فِيْهَا مَعْدُوْمٌ كَيْفَ لَا يَعْتَبِرُوْنَ وَاِخْوَانُكُمْ قَدْ سَلَكُوْا فِيْ بُطُوْنِ الْبَرْزَخِ سَبِيْلًا وَفُقِدَتْ اَجْسَادُهُمْ وَعُمِيَتْ اَخْبَارُهُمْ اَمَدًا طَوِيْلًا جِيْرَانٌ لَّا يَتَاَنَسُوْنَ وَاَحِبَّاءُ لَا يَتَزَاوَرُوْنَ وَاَغْرِبْنَا مِنْ بَيْتِ وَحْدَتِنَا وَمَنْزِلِ وَحْشَتِنَا وَمُحَطِّ حُفْرَتِنَا وَمَفْرَدِ غُرْبَتِنَا وَامُصِيْبَتَاهُ مَا اَسْرَعَ الطَّلَبَ وَاَبْعَدَ السَّفَرَ وَاَقَلَّ الزَّادَ وَاَسَفَاهُ اِذَا اَسْلَمَنَا الْاَحِبَّاءُ اِلَى الْمَلَائِكَةِ الْغِلَاظِ الشِّدَادِ وَاحُزْنَاهُ اِذَا انْقَطَعَ ذِكْرُنَا عَنْ خَوَاطِرِ الْاَحِبَّاءِ وَالْاَقْرِبَاءِ وَاَكَلَتِ الدِّيْدَانُ مَحَاسِنَنَا وَتَصَرَّمَتِ الْاَعْضَاءُ فَلْيَبْكِ الْبَاكُوْنَ قَبْلَ اَنْ لَّا يَنْفَعَ الْبُكَاءُ وَلْيَسْتَغْفِرُنَّ عَنِ الْخَطِيْئَاتِ الَّتِيْ تَحُوْلُ بَيْنَ الْاُمَّهَاتِ وَالْاٰبَاءِ اِنَّ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ وَاَبْلَغَ الْمَوْعِظَةِ كِتَابُ اللّٰهِ

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ وَالْعَصْرِ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ہ۔

نمازِ جمعہ کا دُوسرا خُطبہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ غَافِرُ الذَّنْبِ وَ قَابِلُ التَّوْبِ وَھُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ سُبْحَانَ مَنْ سَبَقَتْ رَحْمَتُہٗ غَضَبَہٗ وَبَسَطَ الْیَدَیْنِ بِالرَّحْمَۃِ سُبْحَانَ مَنْ لَمْ یُکَلِّفْ نَفْسًا اِلَّا دُوْنَ وُسْعِھَا وَعَفَا عَنِ السَّیِّئَاتِ وَلَمْ یُجَازِ بِھَا سُبْحَانَ مَنْ لَا یَزْدَادُ عَلٰی مَعَاصِی الْعِبَادِ اِلَّا کَرَمًا وَّجُوْدًا وَعَلٰی کَثْرَۃِ الذُّنُوْبِ اِلَّا عَفْوًا وَصَفْحًا نَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْعَطُوْفُ

عَلَى الْعِبَادِ بِجُوْدِهٖ وَالْجَوَادُ عَلَى الْمُذْنِبِيْنَ بِعَمَلِهٖ وَ
نَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا نَبِيَّهٗ وَحَبِيْبَهٗ سَيِّدُ الْمُرْسَلِيْنَ
وَشَفِيْعُ الْمُذْنِبِيْنَ بَعَثَهٗ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَ آلِهِ الدَّاعِيْنَ اِلٰى سَبِيْلِ اللّٰهِ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ
الْحَسَنَةِ قَادَةِ الْاُمَمِ وَاَوْلِيَاءِ النِّعَمِ وَمَعْدَنِ الرَّحْمَةِ
اُوْصِيْكُمْ عِبَادَ اللّٰهِ بِالتَّوْبَةِ عَمَّا سَلَفَ مِنْ ذُنُوْبِكُمْ
وَالْاِنَابَةِ عَنِ الْاَوْزَارِ الَّتِىْ اَثْقَلَتْ ظُهُوْرَكُمْ فَاِنَّهٗ تَعَالٰى
كَرِيْمٌ بِكُمْ رَؤُفٌ عَلَيْكُمْ يَقْبَلُ الْيَسِيْرَ وَ يَعْفُوْ
عَنِ الْكَثِيْرِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَقَوْلُهُ الْحَقُّ تُوْبُوْا اِلَى اللّٰهِ
تَوْبَةً نَصُوْحًا عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ
وَيُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهَارُ وَ قَالَ
قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا
مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا اِنَّهٗ
هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ اَلَا قَدْ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ فِىْ مُحْكَمِ كِتَابِهٖ

بِالصَّلٰوةِ عَلٰى نَبِيِّهٖ وَحَبِيْبِهٖ فَقَالَ تَعْلِيْمًا لَّكُمْ وَ
تَشْرِيْفًا لِصَفِيِّهٖ اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى
النَّبِيِّ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا
تَسْلِيْمًا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَشَفِيْعِ الْمُذْنِبِيْنَ
نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَعَلٰى إمَامِ الْمُسْلِمِيْنَ
وَقَائِدِ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِيْنَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ
صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَعَلٰى سَيِّدَةِ نِسَاءِ الْعَالَمِيْنَ
وَبَضْعَةِ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ سَيِّدَتِنَا فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهَا وَعَلَى الْحَسَنِ الْمُجْتَبٰى وَالْحُسَيْنِ
الشَّهِيْدِ بِكَرْبَلَاءِ وَعَلِيِّ ابْنِ الْحُسَيْنِ وَ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ
وَجَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ مُوْسٰى بْنِ جَعْفَرٍ وَعَلِيِّ بْنِ مُوْسٰى وَ
مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَعَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ وَالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِمُ
الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مَوْلَانَا صَاحِبِ الزَّمَانِ
مَاحِيْ اٰثَارِ الْبِدَعِ وَالطُّغْيَانِ هَادِمِ بِنْيَةِ الشِّرْكِ

وَالنِّفَاقِ حَاصِدِ فُرُوعِ الْبَغْیِ وَالشِّقَاقِ صَلَوٰتُ اللّٰہِ
وَسَلَامُہٗ عَلَیْہِ وَعَلیٰ اٰبَائِہِ الْکِرَامِ مَااتَّصَلَتِ اللَّیَالِیْ
وَالْاَیَّامُ اَللّٰھُمَّ عَجِّلْ فَرَجَہٗ وَسَھِّلْ مَخْرَجَہٗ وَاکْحُلْ
نَاظِرَنَا بِنَظْرَۃٍ مِنَّا اِلَیْہِ وَاجْعَلْنَا مِنَ الْمُسْتَشْھَدِیْنَ
بَیْنَ یَدَیْہِ وَتَفَضَّلْ عَلیٰ اُمَرَائِنَا الْمُؤْمِنِیْنَ بِمَزِیْدِ
التَّوْفِیْقَاتِ وَازْدِیَادِ الْاِقْبَالِ وَعُلُوِّ الدَّرَجَاتِ
اَللّٰھُمَّ اِفْعَلْ بِنَا مَا اَنْتَ اَھْلُہٗ وَلَا تَفْعَلْ بِنَا مَا نَحْنُ
اَھْلُہٗ بِجَاہِ مُحَمَّدٍ وَاٰلِہِ الْمَعْصُوْمِیْنَ صَلَوٰاتُ اللّٰہِ
عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْنَ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مِمَّنْ یَذَّکَّرُ فَتَنْفَعُہُ
الذِّکْرٰی اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَاءِ
ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ
لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ ۝

نماز کی ترکیب:- نیت پوراکرے کہ ”نماز جمعہ پڑھتا ہوں

اسکے علاوہ فطرہ کی فضیلت میں روایات بھی موجود ہیں۔

- عید کا چاند دیکھتے ہی ہر عاقل و بالغ شخص پہ واجب ہے کہ وہ اپنا اور اپنے واجب النفقہ حتّٰی کہ اگر کوئی اس روز غروب آفتاب سے پہلے عید کی رات مہمان بھی آجائے تو ان سب کا فطرہ احتیاطاً تین کلو فی کس کے حساب سے گندم جَو، خرما یا ہر وہ چیز جو سال بھر میں زیادہ کھاتا ہے ادا کرے، ان کی قیمت بھی دے سکتا ہے۔ نیّت یوں کرے کہ "فطرہ دیتا ہوں اپنا اور اپنے عیال کا واجب قربۃً الی اللہ"
- فطرہ رات کو ہی علیحدہ کر لینا چاہیئے اور اسکی ادائیگی میں نمازِ عید سے تاخیر نہیں کرنی چاہیئے۔
- مفلس شخص ہر کس کا فطرہ نہ دے سکے تو وہ ایک ہی فطرہ دست بدست کر کے دے سکتا ہے۔
- سیّد غیر سیّد کا فطرہ نہیں لے سکتا البتہ سیّد سیّد کا فطرہ لے سکتا ہے۔
- ایک محتاج کو ایک فطرہ سے کم نہیں دینا چاہیئے۔ لیکن کئی فطرے دے سکتا ہے۔
- مستحب ہے کہ فطرہ میں رشتہ داروں کو دوسروں پہ مقدم کرے

اس کے بعد ہمسایوں کو اور اس کے بعد اہلِ علم و فضل کو۔

و۔ مستحق فطرہ مسلمان مومن موالی (شیعہ اثنا عشری) ہو۔ آئمہ معصومینؑ کی ولایت کے منکر کو فطرہ دینا جائز نہیں۔

نمازِ عید الفطر

نمازِ عید غیبتِ امام زمان عجل اللہ فرجہ میں سنت ہے اور اس کا وقت طلوعِ آفتاب سے زوالِ آفتاب تک ہے لیکن نمازِ عید کا وقتِ چاشت ادا کرنا سنت ہے۔ عیدین میں غسل کرنا، عطر لگانا سنت ہے۔ اس میں اذان و اقامت نہیں ہے البتہ نماز دو رکعت سے قبل تین بار "الصلوٰۃ" کہا جائے۔

نمازِ عید کی دو رکعتیں ہیں، نیت یہ ہے "نمازِ عید الفطر پڑھتا ہوں سنت قربۃ الی اللہ" پھر تکبیرۃ الاحرام کہے، اور سورۂ الحمد کے بعد سورۂ اعلیٰ ۸۷ پڑھے۔ اس کے بعد یہ قنوت پڑھے:۔

اَللّٰھُمَّ اَھْلَ الْکِبْرِیَاءِ وَالْعَظَمَۃِ وَاَھْلَ الْجُوْدِ وَالْجَبَرُوْتِ وَاَھْلَ الْعَفْوِ وَالرَّحْمَۃِ وَاَھْلَ التَّقْوٰی

وَالْمَغْفِرَةِ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ هٰذَا الْيَوْمِ الَّذِیْ جَعَلْتَهٗ لِلْمُسْلِمِیْنَ
عِیْدًا وَّ لِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ آلِهٖ ذُخْرًا وَّ شَرَفًا وَ
کَرَامَةً وَّ مَزِیْدًا اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ وَ
اَنْ تُدْخِلَنِیْ فِیْ کُلِّ خَیْرٍ اَدْخَلْتَ فِیْهِ مُحَمَّدًا وَّ آلَ مُحَمَّدٍ
وَاَنْ تُخْرِجَنِیْ مِنْ کُلِّ سُوْءٍ اَخْرَجْتَ مِنْهُ مُحَمَّدًا وَّ آلَ مُحَمَّدٍ
صَلَوَاتُكَ عَلَیْهِ وَ عَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ
خَیْرَ مَا سَئَلَكَ بِهٖ عِبَادُكَ الصَّالِحُوْنَ وَ اَعُوْذُبِكَ مِمَّا
اسْتَعَاذَ مِنْهُ عِبَادُكَ الْمُخْلِصُوْنَ ہ

پھر ہاتھ اُٹھا کر تکبیر کہے اور یہی دُعائے قنوت پڑھے
پھر رکُوع و سجُود بجالائے اور کھڑا ہو کر دوسری رکعت میں الحمد کے
بعد سورۂ والشّمس پ۳۰ پڑھے۔

اس کے بعد وہی قنوت چار مرتبہ پڑھے۔ اس کے بعد
رکُوع و سجُود اور تشہد بجالائے۔

نوٹ:۔ سورۂ اعلٰی اور سورۂ وَالشّمس کے
علاوہ دوسری سُورتیں بھی پڑھی جاسکتی ہیں۔ اسی طرح جو قنوت یاد ہو

وہ پڑھ سکتا ہے۔

اس کے بعد پیشنماز کھڑا ہو کر یہ خطبہ پڑھے:۔

پہلا خطبہ عید الفطر

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ

وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ عَلٰی مَا ھَدَانَا وَلَہُ الشُّکْرُ

عَلٰی مَا اَوْلَنَا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھَدَانَا لِدِیْنِہِ الَّذِیْ

ارْتَضَاہُ وَسَبِیْلِہِ الَّذِیْ اصْطَفَاہُ وَنَصَرَنَا لِمَا یُوْجِبُ

الزُّلْفَۃَ لَدَیْہِ وَالْوُصُوْلَ اِلَیْہِ فَاَمَرَنَا بِصِیَامِ شَھْرِ

رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْہِ الْقُرْاٰنُ وَجَعَلَ فِیْہِ لَیْلَۃَ

الْقَدْرِ الَّتِیْ ھِیَ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَھْرٍ وَھُوَ شَھْرُ اللّٰہِ

وَسَیِّدُ الشُّھُوْرِ وَشَھْرُ التَّوْبَۃِ وَشَھْرُ الْمَغْفِرَۃِ

فَصُمْنَا نَھَارَہٗ وَقُمْنَا لَیْلَہٗ عَلٰی تَقْصِیْرٍ وَّاَدَّیْنَا فِیْہِ

مِنْ حَقِّهٖ قَلِيْلاً مِّنْ قَصِيْرٍ حَتّٰى فَارَقْنَا عِنْدَ تَمَامِ وَقْتِهٖ
وَانْقِطَاعِ مُدَّتِهٖ فَنَحْنُ مُوَدِّعُوْهُ وَدَاعَ مَنْ عَزَّ
فِرَاقُهٗ عَلَيْنَا وَاَوْحَشَنَا انْصِرَافُهٗ عَنَّا قَائِلُوْنَ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا شَهْرَ اللّٰهِ الْاَكْبَرَ وَيَا عِيْدَ اَوْلِيَائِهِ الْاَعْظَمَ
اَللّٰهُمَّ فَارْحَمْنَا بِرَحْمَتِكَ وَاَعْمِمْنَا بِعَافِيَتِكَ اَلْاٰنَ
هٰذَا الْيَوْمَ يَوْمٌ جَعَلَهُ اللّٰهُ لَكُمْ عِيْدًا وَّجَعَلَكُمْ لَهٗ
اَهْلاً فَاذْكُرُوا اللّٰهَ يَذْكُرْكُمْ وَكَبِّرُوْهُ وَسَبِّحُوْهُ وَادْعُوْهُ
يَسْتَجِبْ لَكُمْ وَاَدُّوْا فِطْرَتَكُمْ فَاِنَّهَا سُنَّةُ نَبِيِّكُمْ
فَاَخْرِجُوْا مِنْ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْ عِيَالِكُمْ صَاعًا مِنْ بُرٍّ اَوْ
شَعِيْرٍ اَوْ تَمْرٍ اَوْ عِنَبٍ اِنَّ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ
الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط
قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى وَ ذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ۝

دوسرا خطبہ عید الفطر

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْوَاحِدُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ صَاحِبَۃً وَّلَا وَلَدًا وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہُ الْمُجْتَبٰی وَاَنَّ عَلِیًّا اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَسَیِّدُ الْوَصِیِّیْنَ وَاَنَّ ذُرِّیَّتَہُ الْمَعْصُوْمِیْنَ اَئِمَّتُنَا اُوْصِیْکُمْ عِبَادَ اللّٰہِ بِتَقْوَی اللّٰہِ وَاغْتِنَامِ طَاعَتِہٖ وَاِعْدَادِ الْعَمَلِ الصَّالِحِ فِیْ ھٰذِہِ الْاَیَّامِ الْفَانِیَۃِ الْخَالِیَۃِ قَبْلَ اَنْ یَّھْجُمَ عَلَیْکُمُ الْمَوْتُ الَّذِیْ لَا مَھْرَبَ مِنْہُ وَلَا مَفَرَّ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلِیٍّ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَفَاطِمَۃَ بِنْتِ مُحَمَّدٍ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ وَعَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ وَجَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَمُوْسَی بْنِ جَعْفَرٍ وَعَلِیِّ بْنِ

مُوسٰی وَ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَعَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ وَالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ

وَالْحُجَّةِ الْقَائِمِ بِالْحَقِّ الْمَهْدِيِّ الَّذِي بِبَقَائِهِ بَقِيَتِ

الدُّنْيَا وَ بِيُمْنِهِ رُزِقَ الْوَرٰى وَبِوُجُودِهٖ ثَبَتَتِ الْاَرْضُ

وَالسَّمَاءُ وَبِهٖ يَمْلَأُ اللّٰهُ الْاَرْضَ قِسْطًا وَّ عَدْلًا كَمَا

مُلِئَتْ ظُلْمًا وَّجَوْرًا وَعَجِّلْ لَنَا اللّٰهُمَّ ظُهُورَهٗ اِنَّهُمْ

يَرَوْنَهٗ بَعِيْدًا وَّ نَرَاهُ قَرِيْبًا بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

پہلا خطبہ عید الاضحیٰ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ

وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ عَلٰى مَا هَدَانَا اَللّٰهُ اَكْبَرُ عَلٰى مَا

رَزَقَنَا مِنْ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى مَا اَبْلَانَا

سُبْحَانَ اللّٰهِ الَّذِي ابْتَلَى الْبَرَايَا بِاَنْوَاعِ الْبَلَايَا لِئَلَّا

يَبْطُلَ الْجَزَاءُ وَلِيَحْسُنَ الْعَطَايَا فَبَعَثَ الرُّسُلَ وَ

نَصَبَ هٰذَا الْخَيْرَ السُّبُلِ ضَعِيفَةَ الْحَالَاتِ قَوِيَّةً فِي
عَزَائِمِ النِّيَّاتِ وَلَوْ شَاءَ لَجَعَلَهُمْ أُولِي قُوَّةٍ
شَدِيدَةٍ فَظَلَّتِ الْأَعْنَاقُ لَهُمْ خَاضِعِينَ وَخَفَضَتْ
لَهُمْ أَجْنِحَةُ الْمُسْتَكْبِرِينَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي وَضَعَ
الْبَيْتَ بِبَكَّةَ بَيْتًا مُبَارَكًا وَّهُدًى لِّلْعَالَمِينَ وَجَعَلَهُ
مَثَابَةً لِّلنَّاسِ كَافَّةً وَّمَا مَنًّا لِلْعَاكِفِينَ وَالْعَابِدِينَ
اِعْمَلُوْا عِبَادَ اللّٰهِ فِي مِثْلِ هٰذَا الْيَوْمِ الْعَظِيمِ ابْتَلَى
اللّٰهُ إِبْرَاهِيمَ الْخَلِيلَ بِذَبْحِ وَلَدِهٖ إِسْمٰعِيلَ فَرَاٰى
الْخَلِيلُ فِي الْمَنَامِ وَهُوَ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ وَإِنَّهُ
لِوَلَدِهٖ ذَابِحٌ وَلِدَمِهٖ سَافِحٌ فَانْتَبَهَ مِنْ رَقْدَتِهٖ
مَرْهُوْبًا وَمِنْ مَنَامِهٖ مَرْعُوْبًا فَقَالَ لِابْنِهٖ إِنِّي أَرٰى
فِي الْمَنَامِ عِيَانًا أَنِّي أَذْبَحُكَ قُرْبَانًا فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى
يَا سَيِّدَ الْوَرٰى فَقَالَ يَا أَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِي
إِنْ شَاءَ اللّٰهُ مِنَ الصَّابِرِينَ فَلَا تَضَمَّمْ ثَوْبَكَ عَنْ دَمِي

لِئَلَّا تَرَاهُ الشَّفِيْقَةُ أُمِّي وَاقْرَأْ عَلَيْهَا سَلَامِي
مُنْعِيًا وَارْدُدْ إِلَيْهَا قَمِيْصِي مُسَلِّيًا وَقُلْ لَهَا إِنَّ
ابْنَكِ نَقَلَهُ مَوْلَاهُ الْكَرِيْمُ إِلَى دَارِ الْخُلْدِ وَالنَّعِيْمِ
فَلَمَّا انْتَهَتْ مَقَالَتُهُ وَانْتَهَتْ وَصِيَّتُهُ شَدَّهُ
الْخَلِيْلُ شَدًّا وَّثِيْقًا وَأَضْجَعَهُ إِضْجَاعًا رَقِيْقًا
فَأَقْبَلَتِ الطَّيْرُ عَلَيْهِ عَاكِفَةً وَأَضْحَتِ الْأَرْضُ
وَالْجِبَالُ رَاجِفَةً وَالْمَلَائِكَةُ مُتَضَرِّعَةً وَالْوُحُوْشُ
مُتَسَرِّعَةً وَالسَّمَاءُ مِنْ فَوْقِهِمْ تَضِجُّ وَالْأَرْضُ
مِنْ تَحْتِهِمْ تَعُجُّ رَحْمَةً لِّلطِّفْلِ الصَّغِيْرِ وَتَعَجُّبًا
مِنْ صَبْرِ الشَّيْخِ الْكَبِيْرِ فَنَادَى أَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ
يَا إِبْرَاهِيْمُ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا إِنَّا كَذَالِكَ نَجْزِي
الْمُحْسِنِيْنَ إِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلَاءُ الْمُبِيْنُ وَفَدَيْنَاهُ
بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ فَنَهَضَ عِنْدَ ذَالِكَ الْخَلِيْلُ بِالْفِدْيَةِ
إِلَى مَا أَتَاهُ بِهِ جِبْرِيْلُ مِنَ الْفِدْيَةِ فَذَبَحَهَا قُرْبَانًا

وَجۡهَرَ عَلَيۡهِمَا بِسۡمِ اللّٰهِ عَيَانًا فَاَحۡسَنُ الۡحَدِيۡثِ كِتَابُ

اللّٰهِ الۡعَزِيۡزِ الۡحَكِيۡمِ ه بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ط

قُلۡ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ه اَللّٰهُ الصَّمَدُ ه لَمۡ يَلِدۡ وَلَمۡ يُوۡلَدۡ ه

وَلَمۡ يَكُنۡ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ه

پھر بیٹھ کر پانچ مرتبہ درود شریف پڑھے پھر کھڑا ہو کر

دوسرا خطبہ پڑھے۔

دوسرا خطبہ عیدالاضحیٰ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِيۡ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الۡوَاحِدُ الصَّمَدُ الَّذِيۡ

لَمۡ يَتَّخِذۡ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا وَاَشۡهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا

عَبۡدُهٗ وَرَسُوۡلُهُ الۡمُجۡتَبٰى وَاَنَّ عَلِيًّا اَمِيۡرُ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ

وَسَيِّدُ الۡوَصِيِّيۡنَ وَاَنَّ ذُرِّيَّتَهُ الۡمَعۡصُوۡمِيۡنَ اَئِمَّتُنَا

اُوۡصِيۡكُمۡ عِبَادَ اللّٰهِ بِتَقۡوَى اللّٰهِ وَاغۡتَنَامِ طَاعَتِهٖ وَ

اِعْدادِ الْعَمَلِ الصَّالِحِ فِیْ هٰذِهِ الْاَیّامِ الْفَانِیَةِ الْخَالِیَةِ قَبْلَ اَنْ یَّهْجُمَ عَلَیْکُمُ الْمَوْتُ الَّذِیْ لَا مَهْرَبَ مِنْهُ وَ لَا مَفَرَّ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰئِکَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَ عَلِیٍّ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَعَلٰی فَاطِمَةَ بِنْتِ مُحَمَّدٍ وَ عَلَی الْحَسَنِ الْمَقْتُوْلِ بِسَمِّ الْجَفَاءِ وَالْحُسَیْنِ الشَّهِیْدِ بِکَرْبَلَاءِ وَعَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ ذِی الْمِحَنِ وَالْعَنَاءِ وَ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ وَ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ مُوْسٰی بْنِ جَعْفَرٍ وَعَلِیِّ بْنِ مُوْسٰی وَ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ وَ عَلِیِّ بْنِ مُحَمَّدٍ وَالْحَسَنِ ابْنِ عَلِیٍّ وَالْحُجَّةِ الْقَائِمِ بِالْحَقِّ مُنْتَظَرِ الْمَهْدِیِّ الَّذِیْ بِبَقَائِهٖ بَقِیَتِ الدُّنْیَا وَبِیُمْنِهٖ رُزِقَ الْوَرٰی اَللّٰهُمَّ تَفَضَّلْ عَلَیْنَا بِدَوَامِ اِقْبَالِ مُشَیِّدِ اَرْکَانِ مَعَالِمِ الشَّرْعِ وَالْاِیْمَانِ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا تَوْفِیْقَ

الطَّاعَةِ وَبُعْدَ الْمَعْصِيَةِ وَصِدْقَ النِّيَّةِ وَعِرْفَانَ
الْحُرْمَةِ وَاَكْرِمْنَا بِالْهُدٰى وَالْاِسْتِقَامَةِ وَامْلَاءْ
قُلُوْبَنَا بِالْعِلْمِ وَالْمَعْرِفَةِ وَطَهِّرْ بُطُوْنَنَا مِنَ
الْحَرَامِ وَالشُّبْهَةِ وَاكْفُفْ اَيْدِيَنَا عَنِ الظُّلْمِ
وَالسَّرِقَةِ وَاغْضُضْ اَبْصَارَنَا عَنِ الْفُجُوْرِ
وَالْخِيَانَةِ وَاسْدُدْ اَسْمَاعَنَا عَنِ اللَّغْوِ وَالْغِيْبَةِ
بِجُوْدِكَ وَكَرَمِكَ يَاذَا الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ
بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَاءِ ذِى الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ
الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝

قُربانی

قُربانی کرنا سُنّت مؤکدہ ہے بلکہ جو شخص قدرت رکھتا ہو اس پر بعض فقہاء کے نزدیک واجب ہے۔ قربانی گیارہویں اور بارہویں ذوالحجہ کو بھی ہوسکتی ہے اور حج میں تیرہویں کو بھی کرسکتے ہیں۔ قربانی کے لئے اُونٹ یا گائے یا بھیڑ یا بکرا

ہونا چاہیئے۔ سُنّت ہے کہ اگر اُونٹ یا گائے ہو تو مادہ اور بھیڑ وغیرہ ہو تو نر ہو۔ اس جانور کی قربانی مکرُوہ ہے جو گھر میں پلا ہو۔ اُونٹ چھ سال یا زیادہ کا ہو۔ اور گائے یا بکری بنابراحتیاط واجب تیسرے سال میں داخل ہو چکی ہو اور بھیڑ دو سال کی کافی ہے۔ جانور کے اعضاء میں کسی قسم کا عیب نہ ہو۔ اندھا، کانا لنگڑا، سینگ ٹوٹا، کان کٹا اور بہت دُبلا نہ ہو۔ ضعیف بُوڑھا اور بیمار بھی نہ ہو۔ سُنّت ہے کہ خود اپنے ہاتھ سے ذبح کرے۔ اگر نہ ہو سکے تو قصاب کے ہاتھ پر ہاتھ رکھے اور سُنّت ہے کہ بوقتِ ذبح یہ دُعا پڑھے:-

وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا وَّ مَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ، اِنَّ صَلٰوتِيْ وَنُسُكِيْ وَ مَحْيَايَ وَ مَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ بِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَ اَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ۔ پس ذبح کرے اور کہے اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّيْ اور اگر اس کے ساتھ کئی آدمیوں نے مل کر قربانی کی ہے تو کہے اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنَّا

گوشت کے تین حصّے کرے۔ ایک حصّہ فُقراء و مساکین میں تقسیم کرے ، ایک حصّہ ہمسایوں کو دے اور ایک حصّہ اَپنے اور اَپنے اہل و عیال کے تصرّف میں لائے۔ نمازِ عید پڑھنے کے بعد قربانی کے گوشت سے افطار کرے۔ اَپنے اور اپنے اہل و عیال کی طرف سے ایک قربانی کرے۔ اگر ایک شخص قربانی پر قادر نہ ہو تو سات آدمی بلکہ سَتّر آدمیوں تک ایک قربانی میں شریک ہو سکتے ہیں۔

نکاح کا بیان

فضائلِ نکاح:- کتب احادیث میں فضائل نکاح بکثرت موجود ہیں جن میں سے چند درج ذیل ہیں:-

- پیغمبرِ خدا نے فرمایا ہے کہ مَنْ تَزَوَّجَ فَقَدْ اَحْرَزَ نِصْفَ دِیْنِہٖ فَلْیَتَّقِ اللّٰہَ فِی النِّصْفِ الْآخَرِ۔ جو عورت اپنے عقد میں لایا اس نے اپنے نصف دین کو حاصل کرلیا، اسے باقی نصف دین میں احتیاط کرنا چاہیئے۔

- حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام نے فرمایا کہ رکعتان یُصَلِّیْھَا المتزوّج خیر من سبعین رکعۃ یصلّیھا عزب۔ کہ شادی شدہ شخص کی دو رکعتیں کنوارے کی ستّر رکعتوں سے بہتر ہیں۔

- جناب صادق آلِ محمد علیہ السّلام نے فرمایا کہ اِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْمَرْأَۃَ لِجَمَالِھَا اَوْ مَالِھَا وُکِلَ اِلٰی ذَالِکَ وَ اِذَا تَزَوَّجَھَا لِدِیْنِھَا رَزَقَہُ اللّٰہُ الْجَمَالَ وَالْمَالَ

کہ جس نے عورت سے اس کے جمال اور مال کے لئے نکاح کیا تو وہ دونو چیزوں سے محروم رہے گا۔ اور اگر اس نے صلاحِ دین کے لئے نکاح کیا تو خدا مال اور جمال دونوں عطا فرمائے گا۔

● افضل ہے کہ زیادہ بچے جَننے والی کنواری عورت سے شادی کرو، نہ چھوٹی ہو، نہ یائسہ ہو اور نہ بانجھ ہو۔

کیفیّتِ نکاح :- ایک نکاح کو دو وکیل بھی پڑھ سکتے ہیں۔ اور ایک آدمی بھی مرد و عورت دونوں کی طرف سے وکیل ہو سکتا ہے اگر دونوں کی طرف سے وکیل ایک ہو تو عورت سے وکالت کی اجازت لے اور کہے کہ " اے فلانہ بنت فلاں کیا میں تیری طرف سے وکیل ہو کر تیرا نکاح اس قدر مہر پر فلاں بن فلاں سے پڑھ دوں تیری اجازت ہے ؟" اگر وہ راضی ہو جائے اور اجازت دیدے (کنواری کا چپ رہنا کافی ہے اور بیوہ کا لفظوں میں جواب دینا ضروری ہے) تو پھر مرد سے کہے کہ " تیری اجازت ہے کہ میں تیرا وکیل ہو کہ فلانہ بنت فلاں سے اسقدر مہر پر پڑھ دوں ؟ " پس دونوں کی رضامندی اور اجازت کے بعد نکاح پڑھے۔ نکاح پڑھنے سے پہلے اس خطبہ کا پڑھنا مستحب ہے۔ (بشکریہ نماز جعفریہ جدید)

خطبۂ نکاح

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اِقْرَارًا بِنِعْمَتِہٖ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اِخْلَاصًا لِوَحْدَانِیَّتِہٖ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ بَرِیَّتِہٖ وَعَلَی الْاَصْفِیَاءِ مِنْ عِتْرَتِہٖ اَمَّا بَعْدُ فَقَدْ کَانَ مِنْ فَضْلِ اللّٰہِ عَلَی الْاَنَامِ اَنْ اَغْنَاھُمْ بِالْحَلَالِ عَنِ الْحَرَامِ فَقَالَ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی وَاَنْکِحُوا الْاَیَامٰی مِنْکُمْ وَالصَّالِحِیْنَ مِنْ عِبَادِکُمْ وَاِمَاءِکُمْ اِنْ یَّکُوْنُوْا فُقَرَاءَ یُغْنِھِمُ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ تَنَاکَحُوْا وَتَنَاسَلُوْا تَکْثُرُوْا فَاِنِّیْ اُبَاھِیْ بِکُمُ الْاُمَمَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَلَوْ بِالسِّقْطِ وَقَالَ النِّکَاحُ مِنْ سُنَّتِیْ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِہِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاھِرِیْنَ

اَلْمَعْصُوْمِیْنَ ط

اگر مرد و عورت دونوں بالغ وراشد ہوں اور دونوں کی طرف سے ایک وکیل ہو تو یہ صیغے پڑھے :۔

پھر فوراً مرد کی طرف سے پڑھے	پہلے عورت کی طرف سے پڑھے
قَبِلْتُ النِّكَاحَ لِمُوَكِّلِيْ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ	۱۔ اَنْكَحْتُ مُوَكِّلَتِيْ مُوَكِّلِيْ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔
مَیں اپنے مؤکّل کیلئے نکاح قبول کرتا ہوں مہر معلوم پر۔	ترجمہ :۔ مَیں اپنی مؤکّلہ کو اپنے مؤکّل کے نکاح میں دیتا ہوں مہر معلوم پر
قَبِلْتُ النِّكَاحَ لِمُوَكِّلِيْ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ	۲۔ اَنْكَحْتُ مُوَكِّلِيْ مُوَكِّلَتِيْ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔
قَبِلْتُ النِّكَاحَ لِمُوَكِّلِيْ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ	۳۔ اَنْكَحْتُ مُوَكِّلَتِيْ مِنْ مُوَكِّلِيْ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ
قَبِلْتُ النِّكَاحَ لِمُوَكِّلِيْ	۴۔ اَنْكَحْتُ مُوَكِّلَتِيْ وَكَالَۃً [2]

[1] عورت کی طرف سے جو صیغے ہوتے ہیں ان کو ایجاب کے صیغے اور جو مرد کی طرف سے ہوتے ہیں ان کو قبول کے صیغے کہتے ہیں۔

[2] اگر باپ موجود ہو تو "عَنْ اَبِیْهَا" اور اگر دادا موجود ہو تو "عَنْ جَدِّهَا" کہا جائیگا اور اگر کوئی بھی نہ ہو تو ان لفظوں کو نہیں پڑھا جائیگا۔

عَنْهَا وَعَنْ اَبِيْهَا مُوَكِّلِيْ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ ۔	عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ
۵۔ زَوَّجْتُ مُوَكِّلَتِيْ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ	قَبِلْتُ التَّزْوِيْجَ لِمُوَكِّلِيْ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ
۶۔ زَوَّجْتُ مُوَكِّلِيْ مُوَكِّلَتِيْ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ	قَبِلْتُ التَّزْوِيْجَ لِمُوَكِّلِيْ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ
۷۔ زَوَّجْتُ مُوَكِّلَتِيْ مِنْ مُوَكِّلِيْ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ	قَبِلْتُ التَّزْوِيْجَ لِمُوَكِّلِيْ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ
۸۔ زَوَّجْتُ مُوَكِّلَتِيْ بِمُوَكِّلِيْ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ	قَبِلْتُ التَّزْوِيْجَ لِمُوَكِّلِيْ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ
۹۔ اَنْكَحْتُ وَزَوَّجْتُ مُوَكِّلَتِيْ مُوَكِّلِيْ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ	قَبِلْتُ النِّكَاحَ وَالتَّزْوِيْجَ لِمُوَكِّلِيْ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ

اگر مرد و عورت دونوں بالغ و راشد ہوں اور دونوں کے وکیل الگ الگ ہوں تو

پہلے عورت کا وکیل کہے	پھر فوراً مرد کا وکیل کہے
۱۔ اَنْكَحْتُ مُوَكِّلَتِيْ مُوَكِّلَكَ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ	قَبِلْتُ النِّكَاحَ لِمُوَكِّلِيْ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ

٢- أَنْكَحْتُ مُوَكِّلَكَ مُوَكِّلَتِيْ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ	قَبِلْتُ النِّكَاحَ لِمُوَكِّلِيْ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ
٣- أَنْكَحْتُ مُوَكِّلَتِيْ مِنْ مُوَكِّلِكَ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ	" " "
٤- أَنْكَحْتُ مُوَكِّلَتِيْ وَكَالَةً عَنْهَا وَعَنْ أَبِيْهَا مُوَكِّلَكَ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ	قَبِلْتُ النِّكَاحَ لِمُوَكِّلِيْ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ
٥- زَوَّجْتُ مُوَكِّلَتِيْ مُوَكِّلَكَ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ	قَبِلْتُ التَّزْوِيْجَ لِمُوَكِّلِيْ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ
٦- زَوَّجْتُ مُوَكِّلَكَ مُوَكِّلَتِيْ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ	" " " "
٧- زَوَّجْتُ مُوَكِّلَتِيْ مِنْ مُوَكِّلِكَ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ	" " " "
٨- زَوَّجْتُ مُوَكِّلَتِيْ بِمُوَكِّلِكَ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ	قَبِلْتُ التَّزْوِيْجَ لِمُوَكِّلِيْ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ
٩- أَنْكَحْتُ وَزَوَّجْتُ مُوَكِّلَتِيْ مُوَكِّلَكَ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ	قَبِلْتُ النِّكَاحَ وَالتَّزْوِيْجَ لِمُوَكِّلِيْ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ

چند ضروری تعویذات

برائے آسانی وضع حمل:۔

درج ذیل تعویذ لکھ کر عورت کی داہنی ران پر باندھیں بچّے کی ولادت میں تکلیف نہ ہوگی بچّے کی پیدائش پر تعویذ فوراً اُتاریں۔

اخرج نفسی من ھذا المجلس

۴	۹	۲
۳	۵	۷
۸	۱	۶

وتسلمو فی انذارك

اذا انت عافنی

الشکر الحلیم

برائے محبّت:۔

اپنا اور مطلوب کا نام لکھ کر دائیں بازو پر باندھیں:۔

۱۸۲۷	۱۸۳۰	۱۸۳۳	۱۸۲۰
۱۸۳۲	۱۸۲۱	۱۸۲۶	۱۸۳۱
۱۸۲۲	۱۸۳۵	۱۸۲۸	۱۸۲۵
۱۸۲۹	۱۸۲۴	۱۸۲۳	۱۸۳۴

برائے دردِ شقیقہ:۔ بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیمؕ۔ من الارض الی السّماء و کان ھبط جبرائیل فاستقبلہٗ الاجدء فقال این ترید قال اذھب الی الانسان فاکل شحم عینیہ واشرب من دمہ فقال باللہ الّذی لا الٰہ الّا ھو لا تذھب الی الانسان ولا تاکل شحم عینیہ ولا تشرب من دمہ انا الرّاقی واللہ الشّافی وصلّی اللہ علیٰ محمّدٍ و اھل بیتہ۔ لکھ کر مریض کے مقامِ درد پر (اگر عورت ہو تو اس کے سر کے بالوں میں) باندھیں

برائے دردِ سر:۔ بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیمؕ۔ کم من نعمۃ للہ فی عرق ساکن حمعسق لایصدعون عنھا و ینزفون من کلام الرّحمٰن خمدت النّیران ولاحول ولا قوّۃ الّا باللہ وجعل نفع الدّعاء فیک کما یجول ماء الرّبیع فی الغصن لکھ کر سر درد کے مریض کے سر سے باندھیں۔

برائے دردِ دندان:۔ نقش یہ ہے:۔

۷۸۶

بسم اللہ	شافی
بسم اللہ	کافی

کسی کاغذ کے ٹکڑے پر لکھیں اور جس دانت میں درد ہو تو اس کے اُوپر رکھ کر دبائیں۔

برائے تپِ لرزہ:- جس شخص کو باری سے بخار آتا ہو اس نقش کو لکھ کر مریض کے گلے میں باندھیں انشاء اللہ شفاء کامل ہوگی۔

۷۸۶

یاعفور	یاغفار	یاغفور
یااللہ	یااللہ	یااللہ

برائے گریۂ اطفال:- جو بچہ بہت روتا ہو اور کم سوتا ہو اس نقش کو لکھ کر گلے میں لٹکا دے اس کا گریہ بالکل ہی بند ہو جائے گا نقش یہ ہے:-

۷۸۶

د	ط	ب
ج	ہ	ز
ح	ا	و

برائے دفع نسیان و زیادتی حافظہ:- مفاتیح الجنان میں مذکور ہے کہ جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا کہ اگر تو یہ چاہے کہ جو سنے اس کو نہ بھولے تو ہر نماز کے بعد اس دعا کو پڑھ:-

سُبْحَانَ مَنْ لَا یَعْتَدِیْ عَلٰی اَھْلِ مَمْلَکَتِہٖ

سُبْحَانَ مَنْ لَا يَاخُذُ اَهْلَ الْاَرْضِ بِاَنْوَانِ الْعَذَابِ
سُبْحَانَ الرَّؤُفِ الرَّحِيْمِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِّيْ فِيْ قَلْبِيْ
نُوْرًا وَّبَصَرًا وَّ فَهْمًا وَّعِلْمًا اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيْرٌ ۔

مبلّغ اعظم اکیڈمی کی مطبوعات

مصباح العقائد
ترجمہ نامۂ شیعیان

تالیف آیۃ اللہ میرزا حسن الحائری الاحقاقی مدظلہ
مترجم :- مولانا الحاج ناصر حسین صاحب نجفی
اصولِ دین کے بارے میں استدلالی پیشکش

انوار الیقین فی معرفۃ المعصومین :-

تالیف :- مولانا آغا عبد الحسین صاحب سرحدی

معارفِ نورانیہ اور محمدؐ و آلِ محمدؐ کے فضائل باطنیہ پر
مشتمل ایک ایمان افروز مجموعہ۔ قیمت :- ۲۰/- روپے

اہلبیتؑ : تالیف :- مولانا سید ذیشان حیدر جوادی

آیۂ تطہیر پر سیر حاصل بحث :- قیمت ۵ روپے

دس مجلسیں

مولانا سید غلام عسکری صاحب قبلہ آف لکھنؤ
کی مجالس کا مجموعہ۔ قیمت :- ۱۲ روپے

ولایتِ علیؑ بنصِ جلی

تالیف:- مولانا آغا عبدالحسن صاحب سرحدی
کلمہ و اذان میں علیؑ ولی اللہ کے اثبات
کے بارے ایک مدلل اور علمی دستاویز۔ قیمت ۱۲ روپے

مناسکِ حج:-
مطابق فتاویٰ آیۃ اللہ میرزا احسن الاحقاقی مدظلہ
مترجم:- مولانا الحاج ناصر حسین صاحب نجفی

ہماری کُتب مندرجہ ذیل مقامات سے بھی دستیاب ہیں

افتخار بک ڈپو۔ کرشن نگر لاہور

جعفریہ کُتب خانہ۔ کربلا گامے شاہ۔ لاہور

حق برادرز۔ انارکلی لاہور

محفوظ بک ایجنسی۔ مارٹن روڈ۔ کراچی

مکتبہ اصغریہ۔ دارالعلوم محمدیہ۔ سرگودہا۔

احمد بک ڈپو۔ رضویہ سوسائٹی۔ کراچی

اسد بک سٹال۔ قدم گاہ مولیٰ۔ حیدرآباد۔

رحمت بک ایجنسی۔ کھارادر۔ کراچی

المودّۃ

سیریز

مشن مبلّغِ اعظمؒ قدس سرّہٗ کا ترجمان

◉ دفاعِ مقصّرین و منکرین میں پیش پیش

◉ علمی و تحقیقی، دینی اور مذہبی قدروں کا علمبردار

◉ خود بھی پڑھیں اور دوسروں کو بھی دعوتِ مطالعہ دیں

دوسرا ایڈیشن

فتوحاتِ شیعہ

مبلغِ اعظم مولانا محمد اسمٰعیل صاحب اعلی اللہ مقامہ

کے شہرہ آفاق مناظروں کا عظیم ترین مجموعہ

(مرتّب)

مولانا الحاج ناصر حسین صاحب نجفی

شائع ہوکر منظرِ عام پر آچکا ہے

جلد از جلد آرڈر ارسال فرمائیں۔ ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا۔ قیمت ۱۵ روپے

ناشر

مبلغِ اعظم اکیڈمی
درس آل محمدؐ سرگودھا روڈ
فیصل آباد۔ فون ۲۶۵۴۱

قادری

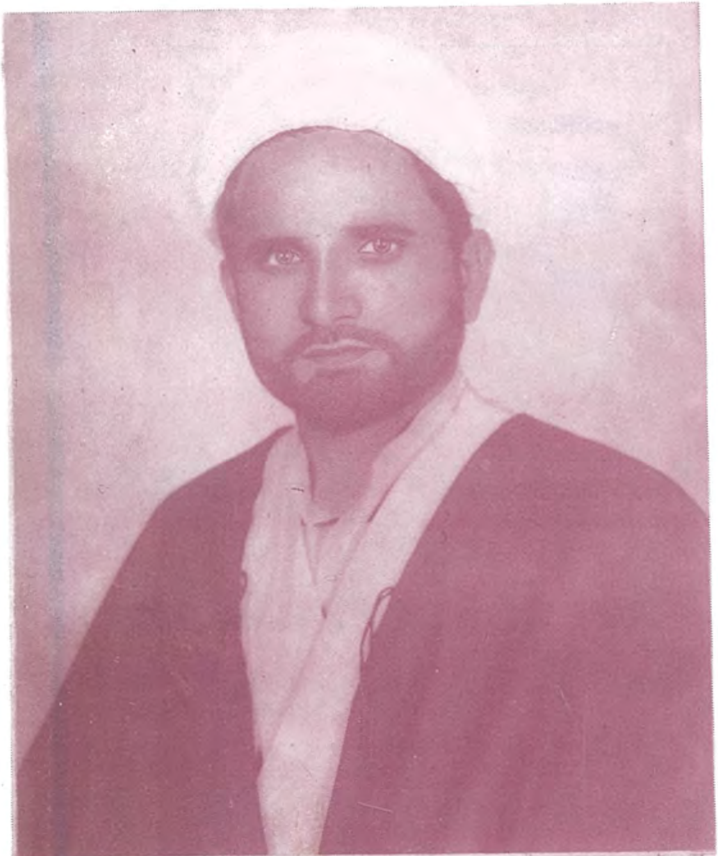

مولینا الحاج ناصر حسین نجفی

شیعیانِ حیدر کرّار کیلئے خوشخبری

تفسیرِ خلافت

مبلّغِ اعظم مولانا محمّد اسماعیل اعلی اللہ مقامہ کے جادو اثر قلم سے

مسئلہ خلافت کے موضوع پر ایک عدیم المثال کتاب چھپ کر منظرِ عام پر آ چکی ہے۔ قیمت صرف ۱۵/= روپے

ناشر

مبلّغِ اعظم اکیڈمی

درس آلِ محمدؐ سرگودھا روڈ فیصل آباد

پاکستان